THU.14.May.2026
VOLUME: 22 NO:115
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

روزنامہ ورقِ تازہ ناندیڑ
Established: May 1994 قائم شدہ: مئی

ورقِ تازہ

RNI No. MAHURD/2006/16935
پربھنی اور ناندیڑ سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز جمعرات 14/مئی 2026
جلد: 21 شمارہ نمبر 115
26/ذیقعدہ 1447ھ
قیمت 3=00 روپے
صفحات: 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com
HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے بی۔ایڈ)

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیوارت کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

KJ
کنگن جویلرس
KANGAN JEWELLERS
الحاج قاضی نوید محی الدین صدیقی
M.: 9960532993
7249532993
اسحاق ٹاور، صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔
ہمارے پاس ترکش، کویتی، عربی سونے کے زیورات تیار اور آرڈر کے مطابق بنا کر دیئے جاتے ہیں۔

سونے اور چاندی کی درآمد پر ڈیوٹی میں 15 فیصد اضافہ

نئی دہلی، 13 مئی (ایجنسیز) حکومت ہند نے سونے اور چاندی کی درآمد پر عائد کسٹم ڈیوٹی 6 فیصد سے بڑھا کر مجموعی طور پر 15 فیصد کر دی ہے، تاکہ ملک میں ان قیمتی دھاتوں کی خریداری کی حوصلہ شکنی کی جا سکے اور قیمتی زرمبادلہ کی بچت ہو۔ ذرائع کے مطابق سونے اور چاندی پر بنیادی کسٹم ڈیوٹی 10 فیصد کر دی گئی ہے، جبکہ اس کے علاوہ 5 فیصد زرعی سیس بھی عائد کیا گیا ہے، جس کے بعد مجموعی ڈیوٹی 15 فیصد ہو گئی ہے۔ مغربی ایشیا میں جاری کشیدگی کے باعث عالمی بازار میں خام تیل کی قیمتوں میں اضافہ ہو چکا ہے، جس کی وجہ سے تیل اور گیس کی درآمد پر حکومت کو زیادہ زرمبادلہ خرچ کرنا پڑ رہا ہے۔ اسی لیے حکومت دیگر اشیاء کی درآمد کم کر کے غیر ملکی کرنسی کے استعمال کو محدود کرنا چاہتی ہے۔ حال ہی میں وزیر اعظم نریندر مودی نے عوام سے اپیل کی تھی کہ وہ ایک سال تک سونا خریدنے سے گریز کریں، غیر ضروری بیرونِ ملک سفر سے بچیں اور جیواشم ایندھن کے استعمال میں بھی کمی کریں۔ حکومت کے دیگر وزراء بھی اس اپیل کو دہرا چکے ہیں۔

'ملک کی صورتحال مزید سنگین ہوگی'، سونا اور چاندی کی کسٹم ڈیوٹی میں اضافے پر کانگریس رہنما اجے کمار للو کا انتباہ

نئی دہلی: (ایجنسیز) سونا اور چاندی سمیت دیگر قیمتی دھاتوں پر کسٹم ڈیوٹی بڑھائے جانے پر کانگریس لیڈر اجے کمار للو نے بی جے پی حکومت کو ہدف تنقید بنایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک اس وقت تشویشناک صورتحال سے دوچار ہے اور حکومت ایک روز لاک ڈاؤن بھی لگا سکتی ہے۔ اجے کمار للو نے 'آئی اے این ایس' سے بات کرتے ہوئے کہا کہ ''یہ ابھی شروعات ہے۔ 5 ریاستوں کے انتخابات ختم ہو چکے ہیں۔ اب مرکزی حکومت نے معیشت کو ایسی حالت میں لا کر کھڑا کر دیا ہے کہ آہستہ آہستہ صورتحال مزید خراب ہوگی۔ لوگوں کو سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ اب کیا کریں۔'' وزیر اعظم مودی سے اپیل کرتے ہوئے کانگریس لیڈر نے کہا کہ ''یہ ایک بڑا اشارہ ہے، جو کورونا کے دور کی یاد تازہ کرتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ حکومت کسی بھی روز لاک ڈاؤن لگا دے۔ کہیں نہ کہیں ملک تشویشناک صورتحال سے دوچار ہے۔'' بی جے پی کو جواب دیتے ہوئے اجے کمار للو نے کہا کہ ''بی جے پی پہلے کہتی تھی کہ ملک میں کسی بھی چیز کا بحران نہیں ہے۔ ہم چوتھی بڑی معیشت کے دور سے گزر رہے ہیں۔ ہمارے وزیر اعظم وشوگرو ہیں۔ لیکن کیا وہ گرو اس لیے بنے کہ ملک کی حالت کو گرانے کا کام کریں اور لوگوں کو ایک وقت کا کھانا کھانے کے لیے کہہ دیں؟'' نیٹ پیپر لیک معاملے پر کانگریس لیڈر نے کہا کہ ''7 سال میں 70 پیپر لیک ہوئے ہیں۔ یہ محض بدقسمتی نہیں ہے، کہیں نہ کہیں ملک کا پورا نظام منہدم ہو چکا ہے۔ حکومت طلبہ کے مستقبل کے ساتھ کھلواڑ اور ان کی زندگی کو تاریکی کی طرف لے جانے کا کام کر رہی ہے۔'' اجے کمار للو کے مطابق راہل گاندھی مسلسل اس بات پر زور دیتے رہے ہیں کہ تعلیم کو تجارت کا ذریعہ نہ بنایا جائے۔ آج تعلیم کو بازاروں میں فروخت کیا جا رہا ہے۔ 2021 سے لے کر 2026 تک، بی جے پی کی حکومت والی کوئی ایسی ریاست نہیں ہے جہاں پیپر لیک نہ ہوئے ہوں۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ ''دھرمیندر پردھان کو اخلاقی ذمہ داری لینی چاہیے اور اپنا استعفیٰ دینا چاہیے۔ صرف تحقیقات کرانے اور چھوٹے لوگوں کو جیل بھیجنے سے کچھ نہیں ہوگا، کیونکہ بڑے کھلاڑی اب بھی باہر ہیں اور انہیں وزیر کی سرپرستی حاصل ہے۔''

تمل ناڈو: مخالفت کے بعد وجے حکومت کا یو-ٹرن، وزیر اعلیٰ کے 'جیوتشی' رکی رادھن پنڈت کی بطور خصوصی مشیر تقرری منسوخ

چینائی: تمل ناڈو کی ٹی وی کے حکومت نے وزیر اعلیٰ سی جوزف وجے کے خصوصی مشیر (او ایس ڈی) کے طور پر جیوتشی رکی رادھن پنڈت کی تقرری کو منسوخ کر دیا ہے۔ یہ فیصلہ تقرری کے محض ایک روز بعد ہی شدید مخالفت اور سیاسی تنقید کے باعث لیا گیا ہے۔ حکومت کے پرنسپل سکریٹری نے 13 مئی کو ایک حکم جاری کیا، جس میں کہا گیا کہ رکی رادھن پنڈت کی او ایس ڈی کے طور پر تقرری کو فوری طور پر واپس لیا جاتا ہے۔ واضح رہے کہ رادھن پنڈت نہ صرف ایک جیوتشی ہیں، بلکہ ٹی وی کے پارٹی کے ترجمان بھی ہیں۔ انتخابی مہم کے دوران وہ وزیر اعلیٰ کے انتہائی قریبی ساتھی رہے۔ اس تقرری کو لے کر اپوزیشن جماعتوں نے حکومت پر تیکھے حملے کیے تھے۔ اے آئی اے ڈی ایم کے کے راجیہ سبھا رکن آئی ایس انبدورئی نے سوشل میڈیا پر طنز کستے ہوئے لکھا کہ ''جیوتشی اپنی خود کی قسمت کا اندازہ نہیں لگا پائے اور وجے حکومت کے برے دن شروع ہو گئے۔'' ڈی ایم کے کے ترجمان ٹی کے ایس ایلنگوون نے کہا کہ ''جیوتشی صرف پیشین گوئی کر سکتا ہے، لیکن حکومت چلانے کے لیے قوانین اور اختیارات کی سمجھ رکھنے والے مشیر کی ضرورت ہوتی ہے۔ وزیر اعلیٰ کو اپنی پارٹی سے زیادہ جیوتشی پر بھروسہ ہے۔'' اسمبلی میں بھی اس مسئلے پر کافی ہنگامہ ہوا۔ ڈی ایم کے کی اتحادی جماعت ایم جے کے کے صدر تمیمن انصاری نے کہا کہ حکومت میں جیوتشی کے فارمولے شامل نہیں ہونے چاہئیں۔ ذاتی اعتقاد الگ بات ہے، لیکن اسے سرکاری کام کاج میں نہیں لانا چاہیے۔ ڈی ایم ڈی کے کی جنرل سکریٹری پریملتا وجے کانت نے بھی اس تقرری کی سخت مذمت کی۔ قابل ذکر ہے کہ ان تنازعات کے درمیان ٹی وی کے حکومت نے بدھ کو اسمبلی میں اپنی اکثریت ثابت کر دی۔ فلور ٹیسٹ کے دوران حکومت کو 144 اراکین اسمبلی کی حمایت حاصل ہوئی۔ ٹی وی کے اور اس کے اتحادیوں کے پاس ایوان میں پہلے سے ہی 120 اراکین تھے، لیکن اے آئی اے ڈی ایم کے کے باغی اراکین اسمبلی کی حمایت نے حکومت کی جیت کو یقینی بنا دیا۔

اجیت پوار کے طیارے کا جہاں ہوا تھا حادثہ اسی علاقے میں پھر تربیتی طیارہ گر کر تباہ

بارامتی: مہاراشٹر کے بارامتی میں ایک بار پھر تربیتی طیارہ کے حادثے کا شکار ہونے کی خبر سامنے آئی ہے۔ بدھ (13 مئی) کو ریڈ برڈ کمپنی کا 2 سیٹر ٹریننگ ایئر کرافٹ اچانک حادثے کا شکار ہو گیا۔ یہ حادثہ گوجوبابی گاؤں کی حد میں پیش آیا جس کے بعد علاقے میں افراتفری مچ گئی۔ حادثے کی اطلاع ملتے ہی پولیس اور مقامی انتظامیہ کے اہلکار موقع پر پہنچ گئے۔ ابتدائی معلومات کے مطابق طیارے میں موجود تربیتی پائلٹ محفوظ بتایا جا رہا ہے۔ حادثے کے فوری بعد مقامی لوگوں نے موقع پر پہنچ کر مدد کی۔ راحت کی بات یہ رہی کہ طیارہ گرنے سے علاقے میں کسی بڑے جانی یا مالی کی خبر سامنے نہیں آئی ہے حالانکہ حادثے کے بعد طیارہ پوری طرح تباہ ہو گیا ہے۔ فی الحال یہ صاف نہیں ہو پایا ہے کہ طیارہ کس وجہ سے حادثے کا شکار ہوا۔ شروعاتی طور پر تکنیکی خرابی کا اندیشہ ظاہر کیا جا رہا ہے لیکن افسران کا کہنا ہے کہ جانچ پوری ہونے کے بعد اصل وجہ سامنے آ سکے گی۔ پولیس نے علاقے کا محاصرہ کر کے جانچ شروع کر دی ہے اور طیارے سے متعلق دستاویزات کی بھی جانچ کی جا رہی ہے۔

آسام میں یونیفارم سول کوڈ نافذ کرنے کا راستہ ہموار

ہیمنت بسوا سرما کی کابینہ میں ڈرافٹ منظور، 26 مئی کو بل پیش ہوگا

گوہاٹی: آسام میں دوسری بار وزیر اعلیٰ کا عہدہ سنبھالنے کے بعد 13 مئی کو وزیر اعلیٰ ہیمنت بسوا سرما نے اعلان کیا کہ آسام کابینہ نے ریاست میں یونیفارم سول کوڈ (یو سی سی) نافذ کرنے کو منظوری دے دی ہے۔ انہوں نے مطلع کیا کہ 'یو سی سی بل' 26 مئی کو نئی اسمبلی میں پیش کیا جائے گا۔ ساتھ ہی یہ بھی بتایا کہ قبائلیوں کو اس کے دائرے سے باہر رکھا جائے گا۔ وزیر اعلیٰ ہیمنت بسوا سرما نے اپنی حکومت کی دوسری مدت کی پہلی کابینہ میٹنگ کی صدارت کرنے کے بعد گوہاٹی میں ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ ''یہ کابینہ کی پہلی میٹنگ میں لیا گیا ایک اہم فیصلہ ہے اور یہ انتخابات کے دوران کیے گئے ہمارے وعدے کے مطابق ہے۔'' انھوں نے مزید کہا کہ اتراکھنڈ، گوا اور گجرات پہلے ہی یو سی سی نافذ کر چکے ہیں، لیکن ان کی حکومت نے اسے آسام کی ضروریات کے مطابق بنایا ہے۔ وزیر اعلیٰ کا کہنا ہے کہ ''ہم نے قبائلی آبادی کو یو سی سی کے دائرے سے مکمل طور پر باہر رکھا ہے۔ آسام کے لوگوں کی جانب سے اختیار کیے جانے والے تمام رسم و رواج، روایات اور طریقے یو سی سی کے دائرے سے باہر ہیں۔'' انھوں نے یہ بھی کہا کہ یو سی سی وراثت، شادی، لیو اِن ریلیشن اور شادی و طلاق کے لازمی رجسٹریشن سے متعلق معاملات کو منظم کرے گا۔ ہیمنت بسوا سرما کے مطابق یہ بل 26 مئی کو ریاستی اسمبلی اجلاس کے آخری دن پیش کیا جائے گا۔ ساتھ ہی انہوں نے مطلع کیا کہ 21، 22، 23 اور 24 مئی کو خصوصی اسمبلی اجلاس کا انعقاد عمل میں آئے گا۔ اس دوران اراکین اسمبلی حلف برداری کریں گے۔ چندر موہن پٹواری کو پروٹیم اسپیکر بنایا گیا ہے۔ اپنے بیان میں وزیر اعلیٰ نے ایک بات یہ بھی کہی کہ بی جے پی کا انتخابی منشور آسام کابینہ کا رہنما اصول ہوگا۔

'ہندو مذہب' زندگی جینے کا ایک طریقہ ہے، عقیدہ ثابت کرنے کے لیے مندر جانا لازمی نہیں: سپریم کورٹ

نئی دہلی: مذہبی آزادی اور خواتین کے مذہبی مقامات میں داخلے سے متعلق معاملات کی سماعت کے دوران سپریم کورٹ نے 13 مئی کو ہندو مذہب کے حوالے سے ایک اہم تبصرہ کیا۔ عدالت نے کہا کہ ہندو بنے رہنے کے لیے مندر جانا یا کسی خاص مذہبی رسم کو ادا کرنا

ضروری نہیں ہے۔ عدالت کا کہنا ہے کہ گھر کے اندر 'دیا جلانا' بھی کسی کے عقیدہ کو ثابت کرنے کے لیے کافی ہے۔ عدالت نے واضح کیا کہ ہندو مذہب صرف طریقۂ عبادت تک محدود نہیں، بلکہ یہ ایک طرزِ زندگی، یعنی زندگی جینے کا طریقہ ہے۔ کسی شخص کے ہندو بنے رہنے کے لیے مندر جانا یا مذہبی رسوم ادا کرنا لازمی نہیں ہے۔ یہ تبصرہ چیف جسٹس سوریہ کانت کی سربراہی والی 9 ججوں کی آئینی بنچ نے کیا۔ یہ بنچ سری مالا مندر میں خواتین کے داخلے، مذہبی آزادی اور مختلف مذاہب میں رائج روایات سے متعلق معاملات کی سماعت کر رہی ہے۔ بنچ میں جسٹس بی وی ناگرتنا، ایم ایم سندریش، احسان الدین امان اللہ، اروند کمار، آگسٹین جارج مسیح، پرسنا بی ورالے، آر مہادیون اور جوئے مالیا باغچی بھی شامل ہیں۔ آج ہوئی سماعت کے دوران مداخلت کار کی جانب سے پیش سینئر وکیل ڈاکٹر جی موہن گوپال نے کہا کہ مذہبی برادریوں کے اندر سے سماجی انصاف کا مطالبہ مسلسل اٹھ رہا ہے۔ انہوں نے 1966 کے ایک پرانے فیصلے کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اس وقت عدالت نے 'ہندو' کی تعریف ایسے شخص کے طور پر کی تھی جو مذہب اور فلسفے کے معاملات میں ویدوں کو سب سے اعلیٰ مانتا ہو۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ کیا آج ہر وہ شخص جسے ہندو مانا جاتا ہے، واقعی ویدوں کو سب سے مستند حیثیت دیتا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ سماج کی حقیقت اس سے کہیں زیادہ وسیع اور مختلف ہے۔

آر بی آئی گورنر نے پٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں میں اضافہ کا اندیشہ کیا ظاہر، مغربی ایشیا کے حالات کا پڑے گا اثر

ممبئی: مغربی ایشیا میں جاری تنازعہ کا اثر اب ہندوستانی معیشت پر بھی نظر آنے لگا ہے۔ لیکن یہ اثر آنے والے دنوں میں مزید بڑھتا ہوا دکھائی دے رہا ہے۔ ریزرو بینک آف انڈیا (آر بی آئی) کے گورنر سنجے ملہوترا نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ اگر یہ مغربی ایشیا میں جاری کشیدگی طویل عرصہ تک جاری رہی تو ملک میں پٹرول اور ڈیزل کی قیمتیں بڑھ سکتی ہیں۔ فی الحال حکومت اور سرکاری تیل کمپنیاں خام تیل کی بڑھتی قیمتوں کا بوجھ خود برداشت کر رہی ہیں، لیکن اس صورتحال کو زیادہ عرصہ تک برقرار رکھنا آسان نہیں ہوگا۔ یہ بیان آر بی آئی گورنر سنجے ملہوترا نے سوئٹزرلینڈ میں منعقد ایک بین الاقوامی کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے دیا۔ انھوں نے کہا کہ حکومت نے ابھی ایکسائز ڈیوٹی کم کر رکھی ہے اور سرکاری تیل کمپنیاں بھی نقصان برداشت کرتے ہوئے صارفین پر مکمل بوجھ نہیں ڈال رہیں۔ لیکن اگر جنگ اور کشیدگی طویل کھنچتی ہے تو قیمتوں میں اضافہ عام لوگوں تک پہنچ سکتا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ وزیر اعظم نریندر مودی نے بھی لوگوں سے ایندھن کی بچت کرنے اور غیر ضروری اخراجات کم کرنے کی اپیل کی ہے۔ انہوں نے خاص طور سے پٹرول و ڈیزل کا کم استعمال کرنے اور سونے کی خریداری مؤخر کرنے کا مشورہ دیا ہے، تاکہ ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر محفوظ رکھے جا سکیں۔ حکومت نے سونے پر درآمدی محصول (ایکسائز ڈیوٹی) بھی دوگنا سے زیادہ بڑھا دیا ہے۔ مانا جا رہا ہے کہ آنے والے دنوں میں درآمد شدہ اشیا کی طلب کم کرنے کے لیے مزید اقدامات بھی کیے جا سکتے ہیں۔ واضح رہے کہ ہندوستان میں خوردہ مہنگائی اپریل میں بڑھ کر 48.3 فیصد ہو گئی، جبکہ مارچ میں یہ 40.3 فیصد تھی۔ اگرچہ یہ اعداد و شمار اندازوں سے کم رہے، لیکن ماہرین کا کہنا ہے کہ اگر خام تیل کی قیمتیں مسلسل بڑھتی رہیں تو مہنگائی پر دباؤ مزید بڑھ سکتا ہے۔ مغربی ایشیا میں کشیدگی کے سبب سپلائی چین بھی متاثر ہو رہی ہے۔ مال برداری اور تیل کی سپلائی میں دشواریاں بڑھنے لگی ہیں، جس کا اثر آنے والے مہینوں میں ہندوستانی بازار پر نظر آ سکتا ہے۔ اس درمیان آر بی آئی نے موجودہ مالی سال کے لیے ہندوستان کی شرح نمو 9.6 فیصد رہنے کا اندازہ ظاہر کیا ہے اور مہنگائی اوسطاً 6.4 فیصد رہنے کی امید ظاہر کی ہے۔ تاہم کئی ماہرین معاشیات کا ماننا ہے کہ اگر جنگ طویل چلی تو اقتصادی ترقی سست پڑ سکتی ہے۔ آر بی آئی نے اپریل میں ریپوریٹ 5.25 فیصد پر برقرار رکھا تھا۔ گورنر ملہوترا نے کہا کہ مرکزی بینک اب ہر میٹنگ میں آنے والے اقتصادی اعداد و شمار کی بنیاد پر فیصلے کر رہا ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ اگر مہنگائی کا اثر طویل عرصے تک برقرار رہا تو آر بی آئی ضروری اقدامات اٹھانے سے پیچھے نہیں ہٹے گا۔

ہر سانس زہریلی: لوگوں کے لیے خطرے کی گھنٹی ہے دہلی کی آلودہ فضا

اجئے ماکن نے بی جے پی حکومت کو ٹھہرایا ذمہ دار

نئی دہلی: قومی راجدھانی دہلی میں فضائی آلودگی ایک بار پھر خطرناک سطح تک پہنچ گئی ہے۔ کانگریس رکن پارلیمنٹ اجئے ماکن نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر تازہ اعداد و شمار شیئر کرتے ہوئے دہلی کی ہوا کے معیار پر شدید تشویش ظاہر کی ہے اور اس کے لیے بی جے پی حکومت کو ذمہ دار قرار دیا۔ انھوں نے حکومت سے دہلی کی ہوا کا معیار بہتر بنانے کے لیے عملی قدم اٹھانے کا مطالبہ کیا اور کہا کہ ''سانس لینا بنیادی حق ہے، کوئی سہولت نہیں۔'' اجئے ماکن نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر جو اعداد و شمار پیش کیے ہیں، اس کے مطابق 13 مئی کو دہلی کے فضائی حالات سے متعلق 3 انتہائی تشویشناک حقائق سامنے آئے ہیں۔ ان میں سب سے سنگین بات سلفر ڈائی آکسائیڈ کی سطح میں غیر معمولی اضافہ ہے۔ ایک مانیٹرنگ اسٹیشن پر سلفر ڈائی آکسائیڈ کی سطح میں 556 فیصد اضافہ درج کیا گیا، جسے صحت کے لیے نہایت خطرناک قرار دیا جا رہا ہے۔ اجئے ماکن نے بتایا کہ دہلی کے تمام 46 ایئر کوالٹی مانیٹرنگ اسٹیشنوں پر پی ایم 5.2 کی سطح عالمی ادارۂ صحت (ڈبلیو ایچ او) کی مقررہ حد سے زیادہ پائی گئی۔ سب سے زیادہ آلودہ اسٹیشن پر پی ایم 5.2 کی سطح ڈبلیو ایچ او کے معیار سے 8.11 گنا زیادہ درج کی گئی، جو دہلی کے شہریوں کے لیے سنگین صحت بحران کی علامت ہے۔ انھوں نے اپنی پوسٹ میں کہا کہ موسم کو اس کا ذمہ دار ٹھہرانا مسئلے کا حل نہیں ہے بلکہ اس کے لیے مؤثر پالیسی کی ضرورت ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ دہلی میں فضائی آلودگی کے مسئلے پر بی جے پی حکومت سنجیدگی سے کام نہیں کر رہی، جس کی وجہ سے عوام کی صحت مسلسل خطرے میں پڑ رہی ہے۔ کانگریس لیڈر نے یونیورسٹی آف شکاگو کی ایئر کوالٹی لائف انڈیکس (اے کیو ایل آئی) رپورٹ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اس سطح کی آلودگی دہلی کے باشندوں کی اوسط عمر تقریباً 10 سال تک کم کر سکتی ہے۔ ان کے مطابق یہ صرف ماحولیاتی مسئلہ نہیں بلکہ ایک بڑا عوامی صحت کا بحران ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ پی ایم 5.2 اور سلفر ڈائی آکسائیڈ جیسے آلودہ ذرات سانس، دل اور پھیپھڑوں سے متعلق بیماریوں کو تیزی سے بڑھاتے ہیں۔ خاص طور پر بچے، بزرگ اور پہلے سے بیمار افراد اس کے زیادہ شکار ہوتے ہیں۔ دہلی میں ہر سال سردیوں کے ساتھ ساتھ گرمیوں میں بھی فضائی آلودگی کی سطح خطرناک حد تک پہنچنے لگی ہے، جس پر بار بار عدالتیں اور ماحولیاتی ادارے تشویش ظاہر کر چکے ہیں۔

کانپور کے 118 پولیس اہلکاروں کو وجہ بتاؤ نوٹس جاری

کانپور: کانپور پولیس کمشنریٹ میں جیسے ہی نظم و ضبط کا ڈنڈا چلا، محکمہ میں زبردست ہلچل مچ گئی۔ طویل عرصہ سے بغیر کسی پیشگی اطلاع کے ڈیوٹی سے غائب رہنے والے پولیس اہلکاروں کے خلاف محکمہ نے سخت رخ اختیار کر لیا ہے۔ پولیس کمشنر کی ہدایت پر کی گئی کارروائی کے تحت 14 پولیس اہلکاروں کو فوری اثر سے معطل کر دیا گیا ہے، جبکہ دیگر 118 پولیس اہلکاروں کو وجہ بتاؤ نوٹس جاری کرتے ہوئے جواب طلب کیا گیا ہے۔ محکمہ کی جانچ میں جو کچھ سامنے آیا ہے، وہ حیران کر دینے والا ہے۔ کئی پولیس اہلکار محض 2 سے 5 دن کی چھٹی لے کر گئے تھے، لیکن مہینوں گزر جانے کے باوجود انہوں نے واپس حاضری نہیں دی۔

وجے حکومت نے 144 ووٹوں کیساتھ اعتماد کا ووٹ حاصل کر لیا

چینئی، 13 مئی (ایجنسیز) تمل ناڈو کے وزیر اعلیٰ سی جوزف وجے کی قیادت والی تملگا ویتری کزگم (ٹی وی کے) حکومت نے آج 234 رکنی اسمبلی میں اتحادی جماعتوں اور اے آئی اے ڈی ایم کے کے باغی اراکین اسمبلی کے تعاون سے آسانی سے اعتماد کا ووٹ جیت کر اپنی اکثریت ثابت کر دی۔ وجے کو یہ کامیابی اس وقت ملی جب 59 اراکین پر مشتمل اہم اپوزیشن جماعت ڈی ایم کے نے ایوان سے واک آؤٹ کیا، جبکہ اے آئی اے ڈی ایم کے کی اتحادی چار رکنی پٹالی مکل کچی (پی ایم کے) اور بی جے پی نے ووٹنگ میں حصہ نہیں لیا۔ وجے کی جانب سے اپنی حکومت پر اعتماد کے اظہار کی قرارداد پیش کرنے اور مختلف جماعتوں کے قائدین کے خطاب کے بعد قرارداد پر ووٹنگ کرائی گئی۔ اگرچہ دو متبادل موجود تھے، لیکن اسپیکر جے سی ڈی پربھاکر نے وائس ووٹ کے بجائے حکومت کی حمایت کرنے والوں کی گنتی کرنے کا انتخاب کیا۔ ایوان کے 232 اراکین میں سے 171 اراکین موجود تھے۔ وجے نے ایک نشست سے استعفیٰ دے دیا تھا اور مدراس ہائی کورٹ نے ٹی وی کے کے ایک ایم ایل اے کو اعتماد کے ووٹ میں حصہ لینے سے روک دیا تھا۔ ایوان میں وجے نے اے آئی اے ڈی ایم کے کے باغی اراکین سمیت 144 ارکان کی حمایت کے ساتھ آسانی سے فلور ٹسٹ جیت لیا، جبکہ اس کی مخالفت میں 22 ووٹ پڑے اور پانچ ارکان غیر جانبدار رہے۔ قرارداد کی حمایت کرنے والے 144 اراکین اسمبلی میں ٹی وی کے کے 104 اراکین (اسپیکر، ڈپٹی اسپیکر اور عدالت کی طرف سے روکے گئے ایک رکن کے علاوہ)، پانچ حمایتی جماعتوں کے 13 اراکین، اے ایم ایم کے کا ایک اور بقیہ اے آئی اے ڈی ایم کے کے باغی اراکین شامل تھے۔ وجے کی قیادت والی چار دن پرانی حکومت کیلئے یہ پہلی اور شاندار جیت ہے، جن کی پارٹی 108 اراکین کے ساتھ سب سے بڑی جماعت کے طور پر ابھری تھی لیکن اکثریت سے پیچھے تھی۔ گورنر آروی آرلیکر کی جانب سے حکومت بنانے کی دعوت دیے جانے کے بعد انہوں نے ہدایات کے مطابق مطلوبہ تعداد جمع کر کے اپنی طاقت ثابت کی ہے۔

'نریندر مودی کی وصولی جاری ہے'، امول دودھ کی قیمت میں 2 روپے فی لیٹر اضافہ کے بعد کانگریس حملہ آور

نئی دہلی: ہندوستان میں کمر توڑ مہنگائی کے درمیان عام آدمی کو آج اس وقت شدید جھٹکا لگا جب 'امول' نے پورے ہندوستان میں دودھ کی قیمت 2 روپے فی لیٹر بڑھانے کا اعلان کر دیا۔ نئی شرحیں 14 مئی سے نافذ ہو جائیں گی۔ 'امول' برانڈ کے تحت اپنی مصنوعات فروخت کرنے والے گجرات کوآپریٹو ملک مارکیٹنگ فیڈریشن نے بڑھتے خرچ کو اس اضافہ کی وجہ بتایا ہے۔ اس اضافہ کے بعد ہر عام آدمی کی جیب پر بوجھ پڑے گا، کیونکہ دودھ ہر گھر میں روزانہ استعمال کیا جاتا ہے۔ 'امول' دودھ کی قیمت میں اضافہ کے بعد کانگریس نے حملہ آور رخ اختیار کیا ہے اور وزیر اعظم نریندر مودی کو ہدف تنقید بناتے ہوئے اسے 'وصولی' قرار دیا ہے۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' جاری کردہ پوسٹ میں کانگریس نے لکھا ہے کہ ''مہنگائی مین مودی کا چابک پھر چلا ہے۔ کل سے آپ کو امول دودھ کے لیے 2 روپے زیادہ ادا کرنے ہوں گے۔'' اس پوسٹ کے آخر میں لکھا گیا ہے ''نریندر مودی کی وصولی جاری ہے۔'' بہرحال، امول دودھ کے الگ الگ پروڈکٹ کی قیمت میں 1 سے 3 روپے تک اضافہ ہوا ہے، جس کے بعد امول تازہ کے نصف لیٹر دودھ کے پیکٹ کی قیمت 28 روپے سے بڑھ کر 29 روپے ہو جائے گی۔ امول تازہ ایک لیٹر دودھ کا پیکٹ 55 روپے کی جگہ 57 روپے میں ملا کرے گا۔ امول ٹی اسپیشل ایک لیٹر دودھ کی قیمت بھی 63 روپے سے بڑھ کر 66 روپے ہو جائے گی۔ اسی طرح بھینس کے دودھ کے نصف لیٹر کی قیمت 37 روپے سے بڑھ کر 39 روپے ہوگی اور امول گولڈ نصف لیٹر دودھ کی قیمت 34 روپے سے بڑھ کر 35 روپے ہو جائے گی۔ امول شکتی کے نصف لیٹر دودھ کی قیمت بھی 34 روپے سے بڑھ کر 35 روپے ہوگی۔

نیٹ یو جی 2026 تنازعہ سپریم کورٹ پہنچا، 'فیڈریشن آف آل انڈیا میڈیکل ایسوسی ایشن' کی عرضی داخل، متعدد اصلاحات کا مطالبہ

نئی دہلی: نیٹ یو جی 2026 امتحان سے متعلق معاملہ اب سپریم کورٹ تک پہنچ گیا ہے۔ فیڈریشن آف آل انڈیا میڈیکل ایسوسی ایشن (ایف اے آئی ایم اے) کی جانب سے عدالت میں ایک عرضی دائر کرتے ہوئے امتحان کے عمل پر سنگین سوالات اٹھائے گئے ہیں اور کئی اہم اصلاحات کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ ایف اے آئی ایم اے کا کہنا ہے کہ کچھ عرصے سے نیٹ جیسے قومی سطح کے امتحانات کی ساکھ پر بار بار سوال اٹھتے رہے ہیں۔ خاص طور پر پیپر لیک، تکنیکی خامیوں اور شفافیت کے فقدان جیسی شکایات نے لاکھوں طلباء اور سرپرستوں کے اعتماد کو ٹھیس پہنچائی ہے۔ اسی وجہ سے تنظیم نے مطالبہ کیا ہے کہ نیٹ یو جی 2026 کے پورے عمل کو یا تو دوبارہ منعقد کیا جائے یا پھر اسے عدالتی نگرانی میں کرایا جائے تاکہ غیر جانبداری برقرار رہے۔ درخواست میں سب سے بڑا معاملہ نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی (این ٹی اے) سے متعلق ہے۔ ایف اے آئی ایم اے کا استدلال ہے کہ این ٹی اے کے کام کاج پر پچھلے کچھ سالوں سے مسلسل سوال اٹھائے جا رہے ہیں۔ اس لیے اسے یا تو مکمل طور پر ختم کر دیا جائے یا پھر اس کی تشکیل نو کر کے ایک نیا، زیادہ شفاف، تکنیکی طور سے مضبوط اور خودمختار ادارہ بنایا جائے۔ اس کے علاوہ عرضی میں یہ مطالبہ بھی کیا گیا ہے کہ جب تک نیا آزاد امتحانی ادارہ (این ای آئی سی) کا بندوبست نافذ نہیں ہوتا، تب تک نیٹ یو جی 2026 کا امتحان اور اس سے متعلقہ عمل کی نگرانی اعلیٰ اختیاراتی کمیٹی کے ذریعے کی جائے۔ اس کمیٹی کی سربراہی سپریم کورٹ کے ریٹائرڈ جج کریں اور اس میں ایک سائبر سیکیورٹی ماہر اور ایک فارنسک سائنسدان کو بھی شامل کیا جائے۔ ایف اے آئی ایم اے نے یہ مشورہ دیا ہے کہ امتحانی نظام کو مزید بہتر بنانے کے لیے ڈیجیٹل لاکنگ سسٹم، سخت حفاظتی پروٹوکول اور جدید ٹیکنالوجی کا استعمال کیا جائے۔ ساتھ ہی روایتی آف لائن امتحان کے بجائے کمپیوٹر پر مبنی ٹیسٹ (سی بی ٹی) ماڈل کو اپنانے پر بھی زور دیا گیا ہے۔ درخواست میں کہا گیا ہے کہ سی بی آئی 4 ہفتے کے اندر سپریم کورٹ میں اسٹیٹس رپورٹ داخل کرے۔ اس رپورٹ میں اب تک کی تحقیقات، پیپر لیک میں ملوث نیٹ ورک، گرفتاریاں، ملزمین سے متعلق معلومات اور آئندہ کارروائی کی مکمل تفصیل شامل ہونی چاہیے۔ اس کے ساتھ یہ بھی مطالبہ کیا گیا ہے کہ نیٹ یو جی 2026 کے مرکز وار نتائج کو عام کیا جائے تاکہ کسی بھی غیر معمولی یا گڑبڑی کی آسانی سے نشاندہی کی جا سکے اور پورے عمل میں شفافیت لائی جا سکے۔

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیوارت کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

ورقِ تازہ

14 May 2026 اداریہ

معاشی دیوالیہ پن

کسی بھی ملک کی معاشی پالیسیوں کا اس سے بڑا تضاد اور ناکامی کا اعتراف کیا ہوسکتا ہے کہ حکومت پہلے عوام سے قربانی کی جذباتی اپیل کرے اور چند گھنٹوں بعد ہی اسی اپیل کو ایک جابرانہ ٹیکس کی شکل میں مسلط کردے۔ وزیراعظم کی جانب سے عوام کو سونا نہ خریدنے اور زرمبادلہ بچانے کی نصیحت کے فوراً بعد راتوں رات سونے اور چاندی پر درآمدی ڈیوٹی کو ۶ رفیصد سے بڑھا کر ۱۵ رفیصد کردیا گیا ہے۔ یہ فیصلہ محض ایک انتظامی نوٹیفکیشن نہیں ہے، بلکہ یہ اس بات کا حتمی اور سرکاری اعتراف ہے کہ ملک کے غیرملکی زرمبادلہ کے ذخائر شدید دباؤ کا شکار ہیں اور حکومتی بدانتظامی کا سارا بوجھ اب براہِ راست عوام کی جیبوں پر ڈالا جارہا ہے۔ ہندوستان کے سماجی، ثقافتی اور خاندانی ڈھانچے میں سونا محض امارت کی نمائش یا سرمایہ داروں کی تجوریوں کی زینت نہیں ہے۔ ہم اپنی ضرورت کا ۹۰ رفیصد سے زائد سونا بیرونِ ملک سے منگواتے ہیں، اور مالی سال ۲۶-۲۰۲۵ء میں سونے کا درآمدی بل ۵۸ رارب ڈالر سے چھلانگ لگا کر ۷۲ رارب ڈالر تک پہنچ جانا اس بات کی علامت نہیں کہ عوام راتوں رات امیر ہوگئے ہیں۔ یہ دراصل اس معاشی بے یقینی کا ثبوت ہے جو عوام کو موجودہ ریاستی نظام پر ہے۔ ایک کسان، دیہاڑی دار مزدور یا عام سفید پوش شہری سونا اس لیے نہیں خریدتا کہ اسے لاکرز میں سڑانا ہے، بلکہ یہ اس کی وہ واحد سماجی اور معاشی سیکیورٹی ہے جو بیٹی کی شادی سے لے کر بیماری اور کسی ناگہانی آفت تک اس کے کام آتی ہے۔ اس پر ۱۵ رفیصد کا ہوش ربا ٹیکس عائد کرکے حکومت نے نہ صرف غریب کی بچت پر ڈاکہ ڈالا ہے، بلکہ ملک میں سونے کی اسمگلنگ اور بلیک مارکیٹ کے ایک نئے اور خطرناک طوفان کو بھی کھلی دعوت دی ہے۔ جب قانونی راستے عوام کی پہنچ سے دور کردیے جاتے ہیں، تو غیرقانونی راستے خود بخود کھل جاتے ہیں۔ ایک طرف حکومت زرمبادلہ بچانے کے لیے سونے جیسی روایتی بچت پر پہرے بٹھا رہی ہے اور عوام کو قربانی کا درس دے رہی ہے، تو دوسری جانب آتم نربھر بھارت (خود کفیل ہندوستان) اور میک ان انڈیا کے کھوکھلے نعروں کی قلعی خوردنی تیل کے آسمان کو چھوتے درآمدی بل نے کھول دی ہے۔ اعداد وشمار بتاتے ہیں کہ رواں سال کے محض چھ مہینوں (نومبر تا اپریل) میں خوردنی تیل کی درآمدات میں ۱۳ رفیصد کا خطرناک اضافہ ہوا ہے۔ اس پر ۸۷ رہزار کروڑ روپے کا خطیر زرمبادلہ پانی کی طرح بہایا گیا ہے۔ کل درآمدات کا حجم تقریباً ۸۰ رلاکھ ٹن تک پہنچ چکا ہے، جس میں صرف پام آئل کی درآمدات دوگنی ہوکر تقریباً ۴۰ رلاکھ ٹن ہوچکی ہیں۔

ہم جو دنیا کو معاشی سپرپاور بننے اور ٹریلین ڈالر اکانومی کے خواب بیچ رہے ہیں، ان کی زمینی حقیقت یہ ہے کہ ہم اپنے کچن کا چولہا جلانے، دووقت کی روٹی پکانے اور تہواروں پر مٹھائی بنانے کے لیے بھی انڈونیشیا، ملائیشیا، ارجنٹینا، برازیل اور روس کے محتاج ہیں۔ جب ایک عام آدمی کی ضرورت کی سب سے بنیادی چیز اتنی بڑی مقدار میں درآمد کی جائے گی، تو یہ سوال پوچھنا حق بجانب ہے کہ ہماری زرعی پالیسیاں کیا کر رہی ہیں؟ کیا حکومت نے پچھلی ایک دہائی میں تلہن (Oilseeds) کی مقامی پیداوار بڑھانے اور کسانوں کو اس کی جانب راغب کرنے کے لیے کوئی ٹھوس زرعی انقلاب برپا کیا؟ اربوں روپے کے اشتہارات تو ضرور چھپے، لیکن زمین پر کسان کو وہ مراعات اور قیمت نہیں ملی جس سے وہ خوردنی تیل کے معاملے میں ملک کو خودکفیل بنا سکتا۔ اس دہرے معاشی بحران کی سب سے بڑی اور اکثر چھپائی جانے والی وجہ ہندوستانی روپے کی مسلسل بے قدری ہے۔ امریکی ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر میں ۹ رفیصد کی گراوٹ نے ہماری معیشت کی بنیادیں ہلا کر رکھ دی ہیں۔ روپے کے گرنے کا سیدھا اور سفاکانہ مطلب یہ ہے کہ ہم جو بھی چیز درآمد کریں گے، اس کی قیمت خود بخود بڑھ جائے گی اور وہ مہنگائی سیدھی عوام تک پہنچے گی۔ یہی وجہ ہے کہ عالمی منڈی کے اثرات کے ساتھ ساتھ کرنسی کی اس گراوٹ نے ملک کے اندر پام، سویابین اور سن فلاور آئل کی قیمتوں میں ۱۴ رسے ۲۲ رفیصد تک کا ہوش ربا اضافہ کردیا ہے۔ یہ مہنگائی درآمد کنندگان اور ریفائنرز کی جیب سے نکل کر سیدھی ایک عام مزدور اور تنخواہ دار طبقے کی تھالی تک پہنچ رہی ہے، جس کا بجٹ پہلے ہی تباہ ہوچکا ہے۔

جب ہم خوردنی تیل کے بحران کو ملک کے زرعی خطوں کے تناظر میں دیکھتے ہیں تو ریاستی بے حسی مزید کھل کر سامنے آتی ہے۔ ہمارے کسان سویابین، مونگ پھلی اور سورج مکھی کی بھرپور کاشت کرتے ہیں، لیکن انہیں نہ تو مناسب ایم ایس پی (MSP) ملتی ہے اور نہ ہی سرکاری سرپرستی۔ اگر ان ۸۷ رہزار کروڑ روپوں کا صرف ایک چوتھائی حصہ بھی مقامی کسانوں کو جدید بیجوں، آبپاشی کی سہولیات اور پیداواری سبسڈی کی شکل میں دیا جاتا، تو آج ہم خوردنی تیل کے لیے دوسرے ممالک کے دستِ نگر نہ ہوتے۔ یہ کیسی ترقی ہے جہاں ملائیشیا اور انڈونیشیا کے کسانوں کو تو ہمارے ڈالروں سے خوشحال کیا جارہا ہے، لیکن اپنے ہی ملک کا کسان اپنی فصل کی کوڑیوں کے بھاؤ نیلامی پر خودکشی کرنے پر مجبور ہے؟ یہ صورتحال اس حقیقت کی عکاسی کرتی ہے کہ ملکی معیشت کو جذباتی نعروں، قربانی کی اپیلوں اور ٹیلی ویژن پر دی جانے والی پرکشش تقاریر سے نہیں چلایا جاسکتا۔ یہ کیسی معاشی منصوبہ بندی ہے کہ ایک طرف عوام کو سونا خریدنے سے روکا جارہا ہے تاکہ ڈالر بچایا جاسکے، اور دوسری طرف وہی ڈالر اربوں کی تعداد میں خوردنی تیل جیسی بنیادی ضرورت خریدنے پر بہایا جارہا ہے جسے ہم خود اپنے کھیتوں میں اگا سکتے تھے۔ یہ تضاد ثابت کرتا ہے کہ موجودہ حکومت کے پاس بحران سے نمٹنے کا کوئی طویل المدتی وژن نہیں ہے، بلکہ وہ صرف وقتی طور پر فائر فائٹنگ (آگ بجھانے) میں مصروف ہے۔ حقیقی معاشی استحکام عوام پر جابرانہ ٹیکس مسلط کرنے اور انہیں ان کو طرزِ زندگی سے محروم کرنے سے نہیں آتا۔ یہ روپے کی قدر کو مستحکم کرنے، درآمدات پر انحصار کم کرنے، مقامی پیداوار (بالخصوص زراعت) کو حقیقی معنوں میں فروغ دینے اور برآمدات بڑھانے سے آتا ہے۔ حکومت کو یہ تسلیم کرنا ہوگا کہ عوام کی قوتِ خرید پہلے ہی دم توڑ چکی ہے۔ جب تک درآمدات کا متبادل مقامی سطح پر پیدا کرنے کی ساختیاتی اور اخلاص پر مبنی اصلاحات نہیں کی جاتیں، تب تک معاشی دیوالیہ پن کا یہ ملبہ یونہی مہنگائی، ڈیوٹیز اور ٹیکسوں کی صورت میں عام آدمی کو کچلتا رہے گا، اور معاشی ترقی کے دعوے محض ایک سیاسی سراب ہی رہیں گے۔

سِرِّ مکتومِ جویندۂ حق

(حیات وافکارِ محمد عبدالسمیع، مدیر "ندائے پربھنی")

ڈاکٹر نورالامین، پربھنی

"سِر" عربی زبان کا ایک نہایت معنی خیز لفظ ہے جس کے مفاہیم میں راز، بھید، پوشیدہ حقیقت اور باطن کی وہ تہہ شامل ہے جو ہر شخص پر یکساں طور پر منکشف نہیں ہوتی۔ مگر یہاں "سِرّ" محض ایک عام راز نہیں بلکہ وہ داخلی حقیقت ہے جو انسان کے وجود کے سب سے خاموش گوشوں میں سانس لیتی ہے۔ اسی لیے اس کے ساتھ "مکتوم" کا اضافہ کیا گیا ہے، یعنی ایسا راز جو پردۂ اخفا میں ہو، ایسا بھید جو دوسروں سے ہی نہیں بلکہ بعض اوقات خود انسان کی اپنی ذات سے بھی اوجھل رہتا ہے۔ قرآنِ حکیم اس باطنی جہان کی طرف نہایت لطیف انداز میں اشارہ کرتا ہے: وَأَسِرُّوا قَوْلَكُمْ أَوِ اجْهَرُوا بِهِ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ۔ یعنی "تم اپنی بات پوشیدہ رکھو یا ظاہر کرو، وہ تو سینوں کے رازوں تک سے آگاہ ہے۔" گویا "سِرِّ مکتوم" دراصل اس اندرونی کائنات کی علامت ہے جہاں انسان کا اصل وجود، اس کی اصل تشنگی اور اس کی اصل پہچان پنہاں ہوتی ہے۔ پھر اس ترکیب میں "جویندۂ حق" کا اضافہ اسے مزید گہرائی عطا کرتا ہے۔ "جویندہ" وہ جو تلاش میں ہو، جو محض ظاہری علم، دنیاوی شہرت یا وقتی کامیابی پر قانع نہ ہو بلکہ حقیقتِ مطلق کی جستجو کو اپنی زندگی کا محور بنالے۔ صوفیانہ روایت میں یہ جویندہ دراصل "سالک" کے مفہوم سے قریب تر ہے، وہ شخص جو راستے پر ہے اور جس کے لیے سفر ہی اصل منزل بن جاتا ہے۔ مولانا رومؒ نے اسی کیفیت کو یوں بیان کیا ہے:

آن کس کہ تو را شناخت جان را چہ کند
فرزند وعیال وخانمان را چہ کند

یعنی جو حقیقت کو پالیتا ہے، اس کے لیے دنیا کی باقی تمام وابستگیاں ثانوی حیثیت اختیار کرجاتی ہیں۔ یوں "سِرِّ مکتومِ جویندۂ حق" ایک ایسے انسان کی علامت بن جاتا ہے جس کی پوری زندگی ایک خاموش مگر مسلسل تلاش سے عبارت ہو؛ ایک ایسا شخص جو باہر کی دنیا سے زیادہ اپنے باطن کے جہان میں سفر کرتا ہے۔ اس کی سب سے بڑی حقیقت یہی ہوتی ہے کہ وہ خود بھی پوری طرح اپنے آپ کو نہیں جانتا، مگر اسی عدمِ تکمیل میں اس کی جستجو کی اصل توانائی پوشیدہ رہتی ہے۔ اقبالؔ نے اسی روحانی ارتقا کو اپنے معروف شعر میں ایک بلند آہنگ عطا کی ہے:

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

گویا "جویندہ" تلاش کا استعارہ ہے اور "سِرِّ مکتوم" اس راز کا نام جس کی منزل خود ایک راز ہو۔ شاید یہی اس سفر کا حسن بھی ہے کہ حقیقت کو مکمل طور پر پالینا مقصد نہیں بلکہ اس کی تلاش میں مسلسل رہنا ہی اصل کمال ہے۔ سعدیؒ نے اسی استقامت کو یوں بیان کیا:

رہروآن نیست کہ گر تندوگہی خستہ رود
رہروآن است کہ آہستہ وپیوستہ رود

اگر اس عنوان کو محمد عبد السمیع کی شخصیت پر منطبق کیا جائے تو یہ غیر معمولی حد تک موزوں محسوس ہوتا ہے۔ وہ بظاہر ایک نہایت سادہ، خاموش اور متین انسان تھے، مگر ان کے باطن میں ایک مسلسل فکری اور روحانی حرکت جاری تھی۔ ان کی خاموشی میں معنی کی تہیں آباد تھیں اور ان کی جستجو میں ایسا اسرار پوشیدہ تھا جسے الفاظ مکمل طور پر گرفت میں نہیں لا سکتے۔ محمد عبد السمیع کی زندگی دراصل ایک ایسی خاموش مگر بامعنی داستان ہے جس کے اوراق میں علم، تہذیب، جستجو، شعور اور باطن کی ایک گہری دنیا آباد نظر آتی ہے۔ وہ ان لوگوں میں شامل تھے جن کی اصل پہچان ان کی گفتگو سے زیادہ ان کے سکوت میں پنہاں ہوتی ہے اور جن کی زندگی ایک مسلسل داخلی سفر کی آئینہ دار بن جاتی ہے۔ ان کا تعلق ایک ایسے علمی و دینی خانوادے سے تھا جہاں علم محض ذریعۂ معاش نہیں بلکہ ایک زندہ تہذیبی روایت کی حیثیت رکھتا تھا۔ ان کے والد ماجد حضرت مولوی محمد حیات اشرفی ولد محمد خواجہ شہر پربھنی کی ایک ممتاز علمی وفکری شخصیت تھے۔ وہ مفکر بھی تھے، مجتہدِ اردو بھی، بے باک صحافی بھی اور "رابطہ ادب اسلامی" سے وابستہ ایک فعال ادبی وفکری وجود بھی۔ فارسی اور اردو میں ان کی علمی وصحافتی خدمات ایک مستقل باب کی حیثیت رکھتی ہیں۔ ان کی والدہ محترمہ صابرۃ النساء المعروف چاند بی بی ایک نہایت باوقار، مہذب اور تربیت یافتہ خاتون تھیں، جنہوں نے گھریلو سطح پر محمد عبد السمیع کی شخصیت سازی میں بنیادی کردار ادا کیا۔ یہی وہ ماحول تھا جہاں علم کو عزت، فکر کو آزادی اور کردار کو وقار حاصل تھا۔ قرآنِ حکیم کا یہ ارشاد گویا ان کے گھر کی فضا میں سانس لیتا محسوس ہوتا ہے: قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ۔ یعنی "کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے برابر ہوسکتے ہیں؟" محمد عبد السمیع کی پیدائش اس وقت کے ضلع پربھنی، موجودہ ضلع ہنگولی، کے مقام "قلم نوری" میں ہوئی۔ مگر ان کی ابتدائی زندگی کسی ایک جگہ کے سکون سے وابستہ نہ رہی۔ ان کے والد چونکہ محکمۂ تحصیل میں گرداور/ نائب تحصیلدار کے منصب پر فائز تھے، اس لیے ان کے تبادلے مختلف تعلقات میں ہوتے رہے اور اسی سبب محمد عبد السمیع کی تعلیم بھی مختلف مقامات پر مختلف مراحل سے گزرتی رہی۔ بظاہر یہ ایک منتشر زندگی معلوم ہوتی ہے مگر حقیقت میں یہی تنوع ان کی فکری وسعت کا ذریعہ بنا۔ قرآن کا حکم: وَقُلْ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا۔ گویا ان کی پوری زندگی کی عملی تفسیر بن گیا تھا۔ مولانا رومؒ نے بجا فرمایا: "بسیار سفر باید تا پختہ شود خامی"۔ یعنی خامی کو پختگی میں بدلنے کے لیے سفر ضروری ہے، اور یہی سفر ان کی فکری و روحانی بالیدگی کا وسیلہ ثابت ہوا۔ محمد عبد السمیع کو علمِ تصوف، منطق، فلسفہ، تاریخ اور سیاست سے غیر معمولی شغف تھا۔ وہ رسمی تعلیم پر اکتفا کرنے والوں میں سے نہ تھے بلکہ ان کے اندر علم کی ایک ایسی پیاس موجود تھی جو انہیں ہمیشہ متحرک رکھتی تھی۔ حدیثِ نبوی ﷺ ہے: طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ۔ اور انہوں نے اس فریضے کو اپنی پوری زندگی کا نصب العین بنالیا تھا۔ اقبالؔ کے یہ اشعار گویا ان کی فکری کیفیت کے ترجمان محسوس ہوتے ہیں:

ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں
ابھی عشق کے امتحاں اور بھی ہیں

یہی بے قرار جستجو انہیں ایک مقام پر ٹھہرنے نہیں دیتی تھی۔ ہنگولی میں ان کا قیام ان کی زندگی کا ایک اہم مرحلہ تھا، جہاں انہوں نے خاصا وقت گزارا، مگر ان کی علمی تشنگی وہاں بھی مکمل طور پر سیراب نہ ہوسکی۔ یہی پیاس انہیں ممبئی لے گئی، جہاں انہوں نے فلمی دنیا کو قریب سے دیکھا، اس کے ظاہری حسن اور باطنی خلا دونوں کا مشاہدہ کیا، مگر یہ دنیا ان کے مزاج، ان کی سنجیدگی اور ان کی تہذیبی طبیعت سے ہم آہنگ نہ ہوسکی۔ ان کی شائستگی، ان کی اردو نوازی اور ان کی فکری وقعت اس ماحول میں اجنبیت محسوس کرنے لگی، چنانچہ انہوں نے اس دنیا کو خاموشی سے ترک کردیا۔ قرآنِ حکیم کا ارشاد ہے: وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ وَأَبْقَى۔ یعنی "باقی رہنے والی حقیقت آخرت ہی ہے۔" مولانا رومؒ نے اسی رجوعِ باطن کو یوں بیان کیا ہے:

ہر کسی کو دور ماند از اصل خویش
باز جوید روزگار وصل خویش

یعنی ہر انسان آخرکار اپنی اصل کی طرف لوٹنے کی خواہش رکھتا ہے۔ محمد عبد السمیع کی اسی فکری سنجیدگی کا ایک نمایاں اظہار ان کی صحافتی خدمات میں بھی نظر آتا ہے۔ اپریل 1986ء میں انہوں نے ہفت روزہ اخبار "ندائے پربھنی" جاری کیا، جو محض ایک اخبار نہیں بلکہ ایک فکری، تہذیبی اور سماجی شعور کی آواز تھا۔ اس کا افتتاح ملک کے ممتاز سیاسی رہنما اور بعد ازاں صدرِ جمہوریہ ہند بننے والے Shankar Dayal Sharma کے دستِ مبارک سے عمل میں آیا۔ یہ واقعہ اس بات کی دلیل تھا کہ محمد عبد السمیع کی صحافتی اور فکری کاوش کو ایک وسیع سطح پر سنجیدگی سے دیکھا جارہا تھا۔ "ندائے پربھنی" کے ذریعے انہوں نے نہ صرف مقامی مسائل کو اجاگر کیا بلکہ فکری بیداری اور تہذیبی شعور پیدا کرنے کی ایک خاموش مگر مؤثر کوشش بھی کی۔ حدیثِ نبوی ﷺ ہے: أفضلُ الجهادِ كلمةُ حقٍّ عند سلطانٍ جائر۔ اور ان کی صحافت اسی جراتِ اظہار کی آئینہ دار تھی۔ اقبالؔ کے الفاظ میں: "قلم گوید کہ من شاہِ جہانم۔" گویا قلم ان کے لیے محض اظہار کا وسیلہ نہیں بلکہ ایک اخلاقی ذمہ داری اور فکری قوت تھا۔ محمد عبد السمیع کو تاریخی مقامات، قدیم عمارات اور آثارِ قدیمہ سے بھی گہری دلچسپی تھی۔ وہ ماضی کو محض دیکھتے نہیں تھے بلکہ اس سے ایک زندہ مکالمہ قائم کرتے تھے۔ قرآنِ حکیم کا ارشاد ہے: ﴿فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوا﴾ یعنی "زمین میں چلو پھرو اور غور کرو۔" گویا ان کی فکری زندگی کا حصہ بن چکا تھا۔ سعدیؒ فرماتے ہیں "بنی آدم اعضاء یک پیکرند"، یعنی انسان ایک وحدت ہے اور تاریخ اسی وحدتِ انسانی کی اجتماعی یاداشت کا نام ہے۔ ان کی شخصیت میں تصوف کی جھلک بھی غیر معمولی طور پر نمایاں تھی۔ ان کا سکوت، ان کا وقار، ان کی نرم خوئی اور ان کی سنجیدگی ایک ایسی باطنی تربیت کی آئینہ دار محسوس ہوتی تھی جس میں ظاہر سے زیادہ باطن کو اہمیت حاصل ہو۔ قرآن کہتا ہے: ﴿أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ﴾ اور یہی قلبی اطمینان ان کی پوری طبیعت میں جھلکتا تھا۔ مولانا رومؒ نے اسی داخلی شور کو یوں بیان کیا ہے:

در اندرونِ من خستہ دل ندانم کیست
کہ من خموشم واو در فغان ودر غوغاست

15 رمضان المبارک 1440ھ، بروز منگل، 20 مئی 2019ء کو جب محمد عبد السمیع اس دنیا سے رخصت ہوئے تو یوں محسوس ہوا جیسے ایک ایسا چراغ خاموش ہوگیا ہو جس کی اصل روشنی اس کے سکوت میں تھی۔ قرآنِ حکیم کا اٹل فیصلہ ہے: ﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ﴾ مگر بعض لوگ اپنے افکار، اپنی تہذیبی خدمات اور اپنی خاموش تاثیر کے ذریعے جسمانی وفات کے بعد بھی زندہ رہتے ہیں۔ اقبالؔ نے بجا فرمایا

افراد کے ہاتھوں میں ہے اقوام کی تقدیر
ہر فرد ہے ملت کے مقدر کا ستارہ

محمد عبد السمیع کی زندگی ہمیں یہ سبق دیتی ہے کہ اصل عظمت شہرت، نمود یا ظاہری کامیابی میں نہیں بلکہ علم، کردار، تہذیب، جستجو اور باطنی سچائی میں پوشیدہ ہے۔ وہ ایک ایسے مسافر تھے جنہوں نے شاید منزل کو مکمل طور پر نہ پایا ہو، مگر اپنے سفر کو بامعنی ضرور بنادیا۔ اور شاید یہی وہ "سِرِّ مکتوم" ہے جو ہر سچے جویندۂ حق کے دل میں خاموشی سے دھڑکتا رہتا ہے۔

مراسلہ.....

پیاری ماں

بروز اتوار ۱۰ رمئی کو مدر ڈے کے پروگرام میں تقریر میں بچیوں سے بات کرتے ہوئے کہا سال میں ایک دن مدر ڈے منایا جاتا ہے جبکہ ماں کے بغیر کوئی دن نہیں ہوتا میں نے موبائل میں ماں کے نام کے آگے جنت لکھا ہوں ایک ماں دس بچے پال لیتی ہے لیکن بڑے ہوکر دس بچے ایک ماں کو سنبھال نہیں پاتے بچپن میں کہتے ہیں میری ماں میری ماں بڑے ہوکر کہتے ہیں تیری ماں تیری ماں بڑھاپے میں ماں دردر کی ٹھوکریں کھاتی ہے۔

تیری خدمت سے دنیا میں عزت میری
تیرے قدموں کے نیچے ہے جنت میری
عمر بھر سر پر سایہ تیرا چاہیے
پیاری ماں مجھ کو تیری دعا چاہیے

آصف پلاسٹک والا
باغ ربانی ممبئی
9323793996

اکبر الہ آبادی کی مزاحیہ شاعری۔۔۔۔ایک جائزہ

محمد انصار ندوی، چندرسین پور۔ مدھوبنی
رابطہ نمبر:- 8877174244

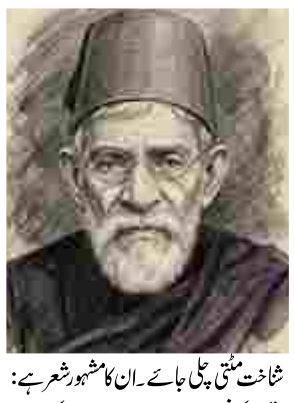

اردو شاعری کی تاریخ میں اکبر الہ آبادی کا نام ایک ایسی بلند و بالا شخصیت کے طور پر سامنے آتا ہے جس نے اپنے عہد کی سیاسی غلامی، تہذیبی شکست، اخلاقی زوال اور ذہنی انتشار کو نہ صرف محسوس کیا بلکہ اپنے مخصوص طرزِ بیان کے ذریعے اس کو ایک زندہ ادبی دستاویز میں تبدیل کردیا۔ اگر میر نے دردِ دل کی ترجمانی کی، غالب نے فلسفۂ حیات کے عقدے کھولے اور حالی نے اصلاحِ قوم کا علم بلند کیا تو اکبر نے طنز ومزاح کے پیرایہ میں قوم کے اجتماعی شعور کو بیدار کرنے کی کوشش کی۔ ان کی شاعری ہنسی کے پردے میں گریۂ ملت کی وہ داستان ہے جس میں ظرافت کی شگفتگی بھی ہے اور فکر کی گہرائی بھی۔ اکبر الہ آبادی کا اصل نام سید اکبر حسین رضوی تھا۔ 16 نومبر 1846ء کو ضلع الہ آباد کے قصبہ "بارہ" میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم عربی وفارسی میں حاصل کی۔ انگریزی تعلیم کا بھی کچھ حصہ پایا مگر مشرقی علوم سے قلبی تعلق کبھی منقطع نہ ہوا۔ ملازمت کے سلسلہ میں عدلیہ سے وابستہ رہے اور سب جج کے عہدہ تک پہنچے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی شاعری میں عدالت، سیاست، تعلیم اور معاشرت کے متعلق نہایت گہرا مشاہدہ ملتا ہے۔ اکبر کا زمانہ ہندوستانی مسلمانوں کے لئے نہایت نازک دور تھا۔ 1857ء کی ناکام جنگِ آزادی کے بعد مسلمان سیاسی اقتدار، تہذیبی اعتماد اور معاشرتی وقار سب کچھ کھو چکے تھے۔ انگریزی تعلیم کا چرچا تھا، مغربی تہذیب کو ترقی کی علامت سمجھا جارہا تھا اور نئی نسل اپنی روایات سے دور ہوتی جارہی تھی۔ ایسے ماحول میں اکبر کی شاعری ایک دردمند مفکر کی صدائے احتجاج بن کر ابھری۔

اکبر کی مزاحیہ شاعری محض دل لگی نہیں بلکہ تہذیبی تنقید ہے۔ ان کے طنز میں ایک خاص طرح کی دردمندی اور اصلاحی جذبہ پایا جاتا ہے۔ وہ قوم پر ہنستے نہیں بلکہ قوم کو جگانے کے لئے ہنساتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے اشعار وقتی قہقہوں تک محدود نہیں رہتے بلکہ ذہن و دل پر دیرپا اثر چھوڑتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں:

ہم ایسی کل کتابیں قابلِ ضبطی سمجھتے ہیں
کہ جن کو پڑھ کے لڑکے باپ کو خبطی سمجھتے ہیں

یہ شعر دراصل مغربی تعلیم کے اس اثر کی طرف اشارہ ہے جس نے نئی نسل کو اپنے بزرگوں اور روایات سے بدظن کرنا شروع کردیا تھا۔ اکبر نے اس خطرے کو بہت پہلے محسوس کرلیا تھا۔ ان کے یہاں طنز محض لفظی کھیل نہیں بلکہ تہذیبی بصیرت کا آئینہ ہے۔ اکبر کی شاعری میں سب سے نمایاں موضوع مغربی تہذیب کی اندھی تقلید ہے۔ وہ مغربی علوم کے مخالف نہیں تھے، مگر اس ذہنی غلامی کے سخت ناقد تھے جس میں اپنی تہذیبی شناخت مٹتی چلی جائے۔ ان کا مشہور شعر ہے:

قوم کے غم میں ڈنر کھاتے ہیں حکام کے ساتھ
رنج لیڈر کو بہت ہے مگر آرام کے ساتھ

یہ شعر ہندوستانی سیاست کے ایک مستقل المیہ کی تصویر ہے۔ اکبر نے سیاسی رہنماؤں کی اس منافقت کو بڑی مہارت سے بے نقاب کیا ہے جو عوام کے نام پر سیاست تو کرتے ہیں مگر ان کی زندگی عیش و عشرت سے عبارت ہوتی ہے۔ اکبر کی شاعری کی سب سے بڑی خوبی اس کی شائستگی ہے۔ وہ طنز کرتے ہیں مگر تہذیب کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑتے۔ ان کے مزاح میں ابتذال نہیں، بلکہ ایک مہذب ذہن کی لطافت ہے۔ ان کے یہاں محاورہ اپنی پوری توانائی کے ساتھ جلوہ گر ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر ان یہ شعر دیکھئے

کھینچو نہ کمانوں کو نہ تلوار نکالو
جب توپ مقابل ہو تو اخبار نکالو

یہ شعر بظاہر ایک لطیفہ معلوم ہوتا ہے مگر درحقیقت جدید دور میں صحافت اور قلم کی قوت کا ایک بلیغ اعتراف ہے۔ اکبر نے زمانے کی نبض پہچان لی تھی کہ اب جنگیں صرف میدانوں میں نہیں بلکہ افکار اور ذرائع ابلاغ کے ذریعے بھی لڑی جائیں گی۔ اکبر الہ آبادی کی مزاحیہ شاعری میں عورتوں کی جدید تعلیم اور مغربی معاشرت پر بھی طنز ملتا ہے۔ ان کے بعض اشعار آج کے تناظر میں سخت محسوس ہوسکتے ہیں، لیکن اپنے زمانے کے اعتبار سے وہ تہذیبی بے راہ روی کے خوف کا اظہار تھے۔ اکبر کی اصل تشویش عورت کی تعلیم نہیں بلکہ اس تعلیم کے نتیجے میں تہذیبی اقدار کا زوال تھا۔ ان کا مشہور شعر ہے:

بے پردہ نظر آئیں جو کل چند بیبیاں
اکبر زمیں میں غیرتِ قومی سے گڑ گیا

یہاں اکبر اپنے عہد کے تہذیبی اضطراب کی ترجمانی کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک مغرب کی ہر چیز قابلِ تقلید نہ تھی۔ اکبر کی شاعری کی ایک اہم خصوصیت رمزیت ہے۔ وہ براہِ راست حملہ کرنے کے بجائے لطیف کنایوں سے کام لیتے ہیں۔ ان کے اشعار میں ظاہری شگفتگی کے پس منظر میں گہری معنویت پوشیدہ ہوتی ہے۔ اکبر الہ آبادی کی یہ مزاحیہ نظم پڑھنے اور عش عش کرنے کے قابل جو انہوں نے "انگریزی تعلیم" کے موضوع پر کہی تھی یہ نظم خاص اہمیت رکھتی ہے۔ اس نظم میں انہوں نے اس طبقے پر طنز کیا ہے جو اپنی تہذیب سے بیزار اور مغرب کا دلدادہ ہوچکا تھا:

ہم کیا کہیں احباب کیا کار نمایاں کر گئے
بی اے ہوئے، نوکر ہوئے، پنشن ملی پھر مر گئے

تھی ابتدا میں کچھ دعا، آخر میں یہ صورت ہوئی
کالج سے جو نکلے دعا کو بھول کر "سر" ہوگئے

شیخ جی گھر سے نہ نکلے اور نکلے بھی تو کیا
بیٹے نکلے ٹوپی لے کر باپ کی دستار لے گئے

مغرب کی تعلیم کیا تھی، ایک جادو تھا اکبرؔ
دیکھتے ہی دیکھتے بچوں کو خود مختار کر گئے

یہ نظم اکبر کے طنزیہ شعور کی بہترین مثال ہے۔ یہاں مزاح کے پردے میں پوری تہذیبی کشمکش سمٹ آئی ہے۔ "بی اے ہوئے، نوکر ہوئے، پنشن ملی پھر مر گئے" میں جدید تعلیم یافتہ طبقہ کی بے مقصد زندگی کا جو نقشہ کھینچا گیا ہے، وہ آج بھی اپنی معنویت رکھتا ہے۔ اسی طرح "دستار" مشرقی تہذیب کی علامت ہے جس کے چھن جانے پر اکبر افسردہ ہیں۔ اکبر کے طنز کی ایک بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ شخصی نہیں بلکہ اجتماعی ہے۔ وہ کسی فرد کو نشانہ نہیں بناتے بلکہ پورے ذہنی نظام پر ضرب لگاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی شاعری میں وقتی تلخی کے بجائے دائمی معنویت پیدا ہوگئی ہے۔ ادبی اعتبار سے اکبر کی زبان نہایت سادہ مگر بلیغ ہے۔ ان کے یہاں فارسی تراکیب کی شائستگی بھی ہے اور عوامی محاورہ کی برجستگی بھی۔ ان کی شاعری میں تصنع نہیں، بے ساختگی ہے؛ تکلف نہیں، روانی ہے؛ خطابت نہیں، دل نشینی ہے۔ اکبر کے یہاں مذہبی شعور بھی نمایاں ہے۔ وہ مذہب کو محض رسوم کا مجموعہ نہیں بلکہ تہذیبی شناخت کی بنیاد سمجھتے تھے۔ اسی لئے مغربی مادیت کے مقابلہ میں روحانیت کا دفاع کرتے نظر آتے ہیں۔ ان کی شاعری میں ایک طرف ظرافت کی شگفتگی ہے تو دوسری طرف ملت کے مستقبل کا درد بھی۔

اگر اکبر الہ آبادی کی شاعری کا مجموعی جائزہ لیا جائے تو یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ وہ محض مزاح نگار شاعر نہ تھے بلکہ اپنے عہد کے بڑے مفکر اور مصلح تھے۔ انہوں نے اردو شاعری کو ایک نیا اسلوب عطا کیا جس میں ہنسی اور فکر، ظرافت اور بصیرت، شگفتگی اور سنجیدگی ایک دوسرے سے ہم آغوش دکھائی دیتے ہیں۔ آج جب ہم اپنے گرد تہذیبی انتشار، سیاسی منافقت، تعلیمی بحران اور فکری بے سمتی کا مشاہدہ کرتے ہیں تو اکبر کی شاعری پہلے سے زیادہ زندہ محسوس ہوتی ہے۔ ان کے اشعار گویا آج کے معاشرہ کی تصویر معلوم ہوتے ہیں۔ یہی کسی بڑے شاعر کی علامت ہے کہ اس کی آواز زمان ومکان کی قید سے آزاد ہوجائے۔ آخر میں یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ اکبر الہ آبادی نے اردو ادب میں مزاح کو محض تفریح کا وسیلہ نہیں رہنے دیا بلکہ اسے فکر و اصلاح کی ایک مؤثر قوت بنادیا۔ ان کی شاعری میں قوم کا درد بھی ہے، تہذیب کا شعور بھی، دین کی حرارت بھی اور ادب کی لطافت بھی۔ انہوں نے قہق

باطل طاقتوں سے برسرپیکار مسلمانوں نے اللہ کی رسی کو ہمیشہ مضبوطی سے تھامے رکھا

اسلام نے تعلیم واخلاق کے ساتھ تدبیر وتنظیم کی جانب خصوصی توجہ دلائی: مولانا خلیل احمد ندوی نظامی

حیدرآباد۔13رمئی (راست) انسانی دُنیا آباد ہونے کے بعد چند سالوں تک ایک خدا کی عبادت ہوتی رہی، جس شیطان نے انسان کو ہر قدم پر بہکانے اور باطل کا بازار گرم رکھنے کا چیلنج دیا تو اس کی مسلسل کوششوں سے حالات بدلتے گئے، شرک کی ابتداء کرنے کیلئے شیطان نے جو حیلے استعمال کیا اس کا آغاز یادگار کے طور پر آباء واجداد کے مجسمے بنا کر گھر رکھنے کے شوق سے کیا، جب لوگ اپنے بزرگوں کے مجسمے بنوا کر گھروں میں رکھنے لگے تو زندگی میں جیسی ان کی عزت واحترام کرتے تھے اس پر اُبھارا، پھر ان سے مانگنے کی جو حین حیات عادت تھی اس کی دوبارہ شروعات کرائی، اس طرح بتدریج بت پرستی کا آغاز ہوا، اللہ تعالیٰ نے نبیوں کے ذریعہ اس سلسلہ کو ختم کرنے کی کوشش کی، بت پرستوں کی ہٹ دھرمی اور انبیاءؑ کی اصلاحی جدوجہد کے نتیجہ میں حق وباطل کا معرکہ وجود میں آیا۔ مولانا خلیل احمد ندوی نظامی، سابق ماہر کتابت عربی وفارسی، محکمۂ آثار قدیمہ، چیئرمین صمدانی گروپ آف ایجوکیشنل اینڈ ووکیشنل انسٹیٹیوٹس، کمپیوٹر ٹریننگ اینڈ لینگویجس سنٹر NCPUL وفانوس آگہی (تاریخ اسلام وثقافت اسلامیہ سے نئی نسل کو واقف کرانے کیلئے کل ہند سطح پر انٹر اسکولس رکالجس مقابلۂ جات) حیدرآباد نے فانوس ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر ٹرسٹ کے زیراہتمام جامع مسجد واسکوڈی گاما، گوا میں عالم اسلام کے احوال پر بات کرتے ہوئے کہا: اسلام کے آغاز پر آنحضرتؐ کے زمانہ میں مشرکین مکہ سامنے آئے اور حق وباطل کا معرکہ شروع ہوا، جب اسلام کے پرچم تلے دیگر ممالک آتے گئے تو قیصر وکسریٰ برسرپیکار ہوئے، دین حق کا قافلہ آگے بڑھا تو عیسائیت وکلیسا مدمقابل ہوگئے۔ پھر مغرب نے یہود کے ساتھ مل کر مستقل دُشمنی کا اعلان کیا، اسلامی علاقوں میں داخل ہوکر ظلم واستبداد کا مظاہرہ شروع کیا۔ 1914 میں یوروپ کے ایک چھوٹے سے ملک بلجیم پر جرمنی کے حملے سے جنگِ عظیم کی ابتداء ہوئی، اس جنگ میں سلطنت عثمانیہ کی شکست سے عالم اسلام پارہ پارہ ہوگیا، تمام اسلامی ممالک بکھر گئے، پسپا ہوئے، پھر کیا تھا، یاتو مغربی طاقتیں اسلامی ممالک پر قابض ہوگئیں یا وہاں اپنے مہرے بٹھادیئے، وہ ایک دوسرے پر یلغار کرنے لگے، لاکھوں مسلمانوں کا خون ہوا، خانۂ کعبہ میں لوگ خون میں پھسل پھسل کر گرتے تھے، دولتِ عثمانیہ کے زوال کے بعد کسی اسلامی ملک میں اتنی ہمت وطاقت نہیں رہی کہ وہ ان صہیونی طاقتوں کا مقابلہ کرسکے، فرعونی فوجیں بشمول مکہ مدینہ ہرطرف دندناتے پھرنے لگیں۔ 1917ء میں انگلینڈ کے بالفور نے صہیونی اسٹیٹ کا وہ زہریلا بیج بویا جو دوسری جنگِ عظیم کے بعد ایک تناآور درخت بن گیا، اس شجر ممنوعہ کا زہر آج بھی سارے عالم اسلام میں مہلک امراض کا باعث بنا ہوا ہے، اسرائیل کے قیام نے ایک نیا فتنہ کھڑا کردیا، عربوں پر ظلم وستم، خون خرافہ، روزانہ خون کی ہولی کھیلی جاتی ہے، آگ کے شعلے بھڑک اُٹھتے ہیں، معصوم تیغ وتفنگ کا شکار ہوتے ہیں، ان کی عزت وغیرت کو تہہ وبالا کرکے انہیں غلامی کا طوق پہنایا جارہا ہے۔ عورتوں کو بیوہ اور بچوں کو یتیم کیا جارہا ہے، گھروں کو مسمار کیا جارہا ہے۔ بستیوں کو تاراج کیا جارہا ہے، یلغار پر یلغار ہے، املاک کے پرخچے اُڑادیئے گئے، ہزاروں قیدی بنادیئے گئے، ان کے ساتھ ایسا سلوک کہ شیطان شرما جائے۔ اقوامِ عالم یہ سب منظر دیکھ رہے ہیں۔ اقوامِ متحدہ محض تماشائی بنا ہوا ہے، امریکہ نے لاکھوں کی فوج اسلامی ملکوں میں ٹھہرادیا ہے، اس مہم میں تمام مغربی ممالک امریکہ کے ساتھ ہیں، آئے دن عالم اسلام پر طوفانی تھپیڑے تیز ہورہے ہیں، افغانستان وعراق کی غارت گری کے بعد اب امریکہ ایران کی تباہی پر تُلا ہوا ہے، تاریخ شاہد ہے کہ 1939ء میں پولینڈ پر ہٹلر کے حملے سے دوسری جنگِ عظیم کا آغاز ہوا، کشورکشائی کے شوق میں امریکہ نے جاپان پر ایٹم بم برسا کر لاکھوں کی جان لی، ہیروشیما اور ناگاساکی اس کے چشم دیدگواہ ہیں، کوریا میں جنگ چھیڑ کر ہزاروں جانوں کو خاکستر کردیا، ویتنام میں خون کی ندیاں بہائیں، اب دیارِ مقدسہ اس کے نشانے پر ہیں۔ تین براعظم یوروپ، امریکہ اور آسٹریلیا متحد ہوکر دہشت گردی کو ختم کرنے کے بہانے سارے عالم اسلام کو غلام بنانا چاہتے ہیں۔ ان مغربی طاقتوں کے پاس ایٹم بم، ہائیڈروجن بم، کلسٹر بم، کارپٹ بم، بسٹر بم، میزائیل، ٹینک اور گرینیڈس سب کچھ ہے جبکہ دوسری طرف ایک ہی چیز ہے وہ ہے فدائیت وشہادت، ان مغربی طاقتوں کو اسلام سے دُشمنی اس کی حق پرَوری کی وجہ سے ہے، کیونکہ ان کا اگر کوئی مقابلہ کرسکتا ہے تو وہ اسلام ہے، تعلیماتِ اسلامیہ میں یہ بات داخل ہے کہ تم راہِ حق پر ڈٹے رہو۔ حق کیلئے مقابلہ آرائی سے پیچھے مت ہٹو، اس کیلئے سیرت طیبہ پر طائرانہ وغائرانہ نظر ڈالو، مکہ کے تکلیف دہ حالات، مدینہ ہجرت کے بعد تبدیل ہوئے جب وہاں منظم جماعت بنی، عسکری قوت تخلیق ہوئی، ریاست وجود میں آئی، سرمایہ جمع ہوا، باہم اتحاد واتفاق اور تدبیر وتنظیم ہوئی، خود اعتمادی اور مقابلہ کی قوت پیدا ہوئی، ان تمام تیاریوں کے بعد جہاد کا حکم آیا، باطل طاقتوں سے مقابلہ ہوا، اس طرح غزوات وسریات کا آغاز ہوا، پہلے قبیلہ قریش پر قابو حاصل کیا، پھر اہلِ مکہ کو شکست دی، پھر پورے جزیرۃ العرب پر اپنا کنٹرول قائم کیا۔ میدان میں اُترنے سے پہلے دل کو مضبوط کرنے کی ضرورت ہے، دل میں حوصلہ وہمت پیدا ہوگی تو آگے بڑھنے کا جذبہ پیدا ہوگا، یہ نعمت عبادات کے اہتمام اور ذکر کی کثرت سے حاصل ہوتی ہے، اس کے بعد جسم کی مضبوطی کا مرحلہ آتا ہے، اس کے لئے اسلام نے کھانے پینے، سونے جاگنے کے نظم اور صحت وصفائی جسم کو حرکت میں رکھنے کیلئے ورزش کی طرف توجہ دلائی گئی ہے، ارشادِ نبویؐ ہے: عقلِ سلیم صحیح سالم جسم میں ہوتی ہے، سوچ وفکر کی صحت کا دارومدار صحت مند وتوانا جسم پر ہے، اس لئے جسم کو بنائے رکھنے کی بھی تاکید آئی ہے، اس کے بعد اسباب ووسائل کا نمبر آتا ہے، حکمِ قرآنی ہے: جتنی استطاعت ہو اُس کے مطابق تیار رہو، جب حوصلہ، جسمانی توانائی اور اسباب، یہ تینوں میسر آتے ہیں تو خالد بن ولیدؓ، ابوعبیدہ بن جراحؓ، سعد بن ابی وقاصؓ، عقبہ بن نافعؓ، قتیبہ بن مسلمؓ، محمد بن قاسمؒ، طارق بن زیادؒ اور موسیٰ بن نصیرؒ کی روح اپنے اندر سرایت کرجاتی ہے۔ یہی چراغ جلیں گے تو روشنی ہوگی۔

بھوپال میں مبینہ گستاخانہ بیان کے خلاف کاروائی کا مطالبہ

”جلگاؤں ضلع ایکتا سنگھٹنا کی جانب سے ضلع پیٹھ پولیس تھانے میں شکایت پیش“

جلگاؤں: ۱۳رمئی (عقیل خان بیاولی): مدھیہ پردیش ریاست کے دارالحکومت بھوپال میں سوشل میڈیا پر اسلام مذہب، اللہ تعالیٰ اور مسلم معاشرے کی مقدس شخصیات کے تعلق سے مبینہ طور پر قابل اعتراض، ناشائستہ اور اشتعال انگیز تبصرے کیے جانے کے خلاف سخت قانونی کارروائی کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں جلگاؤں ضلع ایکتا سنگھٹنا کے رابطہ کار فاروق شیخ نے ضلع پیٹھ پولیس اسٹیشن کے انچارج افسر انل واگھ کو ایک تحریری شکایت پیش کرتے ہوئے متعلقہ شخص کے خلاف فوری مقدمہ درج کرنے کی مانگ کی ہے۔ پیش کردہ شکایت میں کہا گیا ہے کہ سوشل میڈیا پر استعمال کی گئی زبان نہ صرف مسلم معاشرے کے مذہبی جذبات کو مجروح کرنے والی ہے بلکہ اس سے سماج میں نفرت، باہمی کشیدگی اور مذہبی تناؤ پیدا ہونے کا خدشہ بھی بڑھ سکتا ہے۔ شکایت گزاروں نے اسے سماجی ہم آہنگی اور امن عامہ کے لیے ایک سنگین خطرہ قرار دیا ہے۔ انھوں نے اپنی شکایت میں بھارتیہ نیائے سنہتا کی اُن دفعات کا حوالہ دیا ہے جو مذہبی جذبات بھڑکانے، سماجی بھائی چارہ متاثر کرنے اور امن وقانون کی صورتحال خراب کرنے سے متعلق ہیں۔ ساتھ ہی انہوں نے سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ کے مختلف فیصلوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ نفرت انگیز تقاریر اور مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچانے والے معاملات میں سخت کارروائی ناگزیر ہے۔ شکایت میں بھارتیہ ناگرک سرکشا سنہتا کے تحت ”زیرو ایف آئی آر“ کی سہولت کا بھی حوالہ دیا گیا ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ واقعہ اگرچہ مدھیہ پردیش میں پیش آیا ہے، تاہم مہاراشٹر کے شہری بھی اس معاملے میں قانونی شکایت درج کرا سکتے ہیں۔ ساتھ ہی معاملہ بھوپال پولیس کو منتقل کرنے کا مطالبہ بھی کیا گیا ہے۔ شکایت گزاروں نے کہا کہ اگر مذہب اور عقیدے کے خلاف زہر آلود اور اشتعال انگیز بیانات دینے والوں کے خلاف بروقت مؤثر کارروائی نہ کی گئی تو اس سے سماجی ہم آہنگی اور قانون وانتظام کے لیے سنگین صورتحال پیدا ہو سکتی ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ وہ آئین اور قانون پر مکمل یقین رکھتے ہیں اور معاشرے میں امن، بھائی چارہ اور باہمی احترام برقرار رکھنے کے حامی ہیں۔ اس موقع پر حافظ عبدالرحیم پٹیل، ایڈوکیٹ عویش شیخ، عارف دیشمکھ، ایڈوکیٹ ظفر مرزا، عبدال رحیم شیخ ارڈول، غلام مرزا، توحید خان، عبدالرؤف عبدالرحیم سمیت تنظیم کے دیگر عہدیداران موجود تھے۔

ننھی طالبات عنایہ اور مریم کی تکمیل قرآن، والدین واساتذہ میں خوشی کی لہر

لکھنو: ۱۳رمئی (رضا ابرارندوی): دینی تعلیم کے میدان میں ایک خوش آئند اور روح پرور خبر سامنے آئی ہے، جہاں ننھی طالبات ”عنایہ“ اور ”مریم“ نے بحمد اللہ قرآن کریم مکمل کرکے عظیم سعادت حاصل کرلی۔ اس موقع پر والدین، اساتذہ اور اہلِ علاقہ میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ تفصیلات کے مطابق دونوں طالبات نے کم عمری میں نہایت شوق، محنت اور لگن کے ساتھ قرآنِ کریم کی تعلیم حاصل کی۔ دورانِ تعلیم انہوں نے سبق یاد کرنے، درست تلفظ اور روانی کے مراحل بڑی دلچسپی اور مستقل مزاجی سے طے کیے، جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے انہیں تکمیل قرآن جیسی عظیم نعمت سے نوازا۔ استادِ محترم رضا ابرارندوی نے اس موقع پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ بچوں کو قرآن کریم سے جوڑنا دراصل ایک بہترین اور روشن مستقبل کی بنیاد رکھنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ قرآن صرف تلاوت کی کتاب نہیں بلکہ مکمل ضابطۂ حیات ہے، اور بچپن میں قرآن سے وابستگی انسان کی پوری زندگی کو سنوار دیتی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ آج کے دور میں جبکہ موبائل اور دنیاوی مصروفیات بچوں کی توجہ کو مختلف سمتوں میں لے جارہی ہیں، ایسے ماحول میں بچوں کا قرآنِ کریم کی طرف راغب ہونا انتہائی خوش آئند اور امید افزا بات ہے۔ اس موقع پر عنایہ اور مریم کے والدین کو بھی مبارک باد پیش کی گئی، جن کی خصوصی توجہ، دعاؤں اور دینی تربیت نے بچوں کو اس مقام تک پہنچانے میں اہم کردار ادا کیا۔ اہلِ علاقہ اور متعلقین نے دونوں طالبات کے روشن مستقبل کے لیے دعا کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ انہیں قرآنِ کریم کا سچا خادم بنائے، علم وعمل کی دولت سے مالا مال فرمائے اور ہمیشہ قرآن کے نور سے ان کی زندگی کو منور رکھے۔ آمین۔

نئی دہلی عالمی سفارتکاری کا مرکز بننے کیلئے تیار

برکس ممالک کے وزرائے خارجہ کی سمٹ میں عالمی رہنماوں کی آمد کا سلسلہ شروع

نئی دہلی۔13 مئی۔ایم این این۔ جیسے ہی قومی دارالحکومت برکس وزرائے خارجہ کی اعلیٰ سطحی میٹنگ کے لیے عالمی سفارت کاری کے مرکز میں تبدیل ہو رہا ہے، ہندوستان نے بدھ کو ازبکستان کی اعلیٰ سطحی سفارتی قیادت کا پرتپاک استقبال کیا۔ کثیرالجہتی سربراہی اجلاس سے قبل ایک اہم آمد میں، ازبکستان کے نائب وزیر خارجہ ایلیوف باخرمجون جورابووبیچ نئی دہلی پہنچے، جس نے دونوں ممالک کے درمیان توسیع شدہ برکس فریم ورک کے اندر گہرے ہوتے ہوئے روابط کا اشارہ دیا۔ اس سے پہلے قازقستان کے پہلے نائب وزیر خارجہ یرزاہان اشک بائیف اور نائیجیریا کی وزارت خارجہ کے مستقل سیکرٹری دونوما عمر احمد قومی دارالحکومت پہنچے۔ یہ اجتماع شدید عالمی تصادم کے دوران ہوا ہے، جب کہ مغربی ایشیا کے تنازعے پر تقسیم کو ختم کرنا باقی ہے، جو اجتماعی سفارت کاری کے لیے ایک زبردست چیلنج پیش کررہا ہے۔ جیسا کہ دنیا مشاہدہ کرتی ہے، توقع ہے کہ میٹنگ سے بین الاقوامی استحکام کو خطرہ بننے والی بڑھتی ہوئی جیوپولیٹیکل فالٹ لائنوں پر تشریف لے جاتے ہوئے ایک کلیدی مسئلے پر اتفاق رائے کو برقرار رکھنے کے لیے گروپنگ کی صلاحیت کی جانچ کی جائے گی۔ نئی دہلی میں وزرائے خارجہ کی دوروزہ میٹنگ کی صدارت وزیر خارجہ ایس جے شنکر کریں گے۔ یہ سربراہی اجلاس برکس کے رکن اور شراکت دار ممالک کے وزراء اور سینئر نمائندوں کے لیے اپنے اسٹریٹجک مفادات کو ہم آہنگ کرنے کے لیے ایک اہم فورم کے طور پر کام کرتا ہے۔ اس اتحاد کو ہندوستان کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے، سفارتی مصروفیات کانفرنس روم سے آگے بڑھیں گی، کیونکہ دورہ کرنے والے وفود اپنے قیام کے دوران وزیراعظم نریندر مودی سے بھی ملاقات کریں گے۔ اہم علاقائی کھلاڑیوں کی موجودگی سے سربراہی اجلاس کی کشش تقل میں مزید اضافہ ہوا ہے، کیونکہ ایرانی وزیرخارجہ سید عباس عراقچی اور ان کے روسی ہم منصب سرگئی لاوروف سمیت کئی اہم وزراء کی شرکت متوقع ہے۔ ان کی شرکت اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ بات چیت موجودہ عالمی تبدیلی کی سب سے اہم حقیقتوں میں لنگر انداز رہے۔ وزارت خارجہ کے مطابق، میٹنگ کے دوران ہونے والی بات چیت میں عالمی اور علاقائی پیش رفت پر توجہ مرکوز کی جائے گی، جس سے ان متنوع طاقتوں کو سیکورٹی چیلنجز، اقتصادی تعاون اور کثیرجہتی اصلاحات پر تبادلہ خیال کا نادر موقع ملے گا۔ اس اجتماعی ذہن سازی کا مقصد تیزی سے پیچیدہ عالمی نظام کے لیے ان کے نقطہ نظر کو ہم آہنگ کرنا ہے۔

کتابوں کے درمیان زمینی سچائی، فکری بیداری اور سیاسی شعور کی ایک اہم آواز

تحریر: عبید باحسین

گزشتہ ہفتے ممبئی کے دادر علاقے میں واقع تاریخی ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر بھون ایک یادگار فکری اجتماع کا مرکز بنا، جہاں ناندیڑ سے تعلق رکھنے والی معروف سماجی و سیاسی شخصیت فاروق احمد کی کتاب ”مسلمانوں کا سیاسی ایجنڈا“ کی شاندار تقریبِ اجرا منعقد ہوئی۔ پربدھ بھارت میڈیا ہاؤس کے زیرِ

اہتمام منعقد ہونے والی اس تقریب میں ملک بھر سے دانشوروں، صحافیوں، سماجی کارکنان، سیاسی رہنماؤں اور نوجوانوں نے شرکت کی۔ ایڈوکیٹ پرکاش امبیڈکر کی موجودگی نے اس تقریب کو مزید تاریخی اور فکری اہمیت عطا کردی۔

ممبئی جیسے مصروف شہر میں امبیڈکر بھون کا فاروق احمد کے چاہنے والوں، کارکنوں اور فکری حلقوں سے بھر جانا اس بات کا ثبوت تھا کہ یہ محض ایک کتاب کی رونمائی نہیں بلکہ موجودہ سیاسی حالات میں ایک سنجیدہ فکری مداخلت تھی۔ ناندیڑ، لاتور، اورنگ آباد، پونے، اکولہ اور ممبئی سمیت مختلف شہروں سے آئے ہوئے افراد اس تقریب میں شریک ہوئے۔ کئی تحریکوں سے وابستہ ساتھیوں سے ملاقات ہوئی اور ماحول میں ایک نئی فکری توانائی محسوس کی جارہی تھی۔

تقریب میں ایڈوکیٹ پرکاش امبیڈکر، ریکھا ٹھاکر، جناب مجتبیٰ فاروق، عارفہ خانم شیروانی، سابق آئی پی ایس افسر عبدالرحمن، کامریڈ سمتا پانسرے، سرفراز احمد، کلیم عظیم اور نوین کمار سمیت کئی اہم شخصیات موجود تھیں۔ مقررین نے کتاب کے موضوعات پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ دور میں جب خوف، نفرت اور سیاسی بے یقینی کا ماحول پیدا کیا جارہا ہے، ایسے وقت میں ”مسلمانوں کا سیاسی ایجنڈا“ جیسی کتاب ایک مثبت، حقیقت پسندانہ اور جرات مندانہ فکری کوشش ہے۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے ایڈوکیٹ پرکاش امبیڈکر نے ایک نہایت اہم اور بے باک بات کہی۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان میں مسلمانوں سمیت کئی اقلیتی طبقات موجود ہیں، مگر مسلمانوں کے اندر آج بھی سیاسی معاملات پر مولویوں کی سوچ کا غلبہ برقرار ہے۔ ان کے مطابق مسلمان اپنے مذہب اور سماجی مسائل پر کھلے انداز میں بحث نہیں کرتے، جس کا نقصان خود مسلم سماج کو اٹھانا پڑ رہا ہے۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ یہ کتاب ہر مسلم بستی میں پڑھی جانی چاہیے اور اس پر مولویوں اور دانشوروں کے درمیان سنجیدہ گفتگو ہونی چاہیے۔

ایڈوکیٹ امبیڈکر نے مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ صرف روایتی سیاسی دائروں میں محدود نہ رہیں بلکہ دلت، آدیواسی، او بی سی اور دیگر محروم طبقات کے ساتھ وسیع سماجی وسیاسی اتحاد قائم کریں۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی اور سنگھ کے خلاف مضبوط متبادل کھڑا کرنے کے لیے سیکولر قوتوں اور اقلیتی طبقات کے درمیان اتحاد وقت کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔ انہوں نے یکساں سول کوڈ کے مسئلے پر بھی مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ صرف جذباتی ردعمل کے بجائے اسکالرس اور مفکرین کے ساتھ علمی وآئینی بنیادوں پر بحث کریں۔ تقریب کے دوران عارفہ خانم شیروانی نے جمہوری حقوق اور ووٹرز کے اختیارات پر بڑھتی ہوئی قدغنوں پر تشویش ظاہر کی، جبکہ سابق آئی پی ایس افسر عبدالرحمن نے مسلمانوں کے تعلق سے کانگریس و دیگر کے رویے پر تنقید کی۔ صحافی نوین کمار نے کہا کہ حقیقی مساوات صرف امبیڈکر وادی تحریک میں نظر آتی ہے، جبکہ کامریڈ سمتا پانسرے نے دلت، آدیواسی، او بی سی اور مسلمانوں کی مشترکہ سیاسی طاقت کے قیام پر زور دیا۔ وچت بہوجن اگھاڑی کی ریاستی صدر ریکھا ٹھاکر نے فاروق احمد کی سماجی وابستگی اور جدوجہد کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ وہ صرف تقریریں کرنے والے انسان نہیں بلکہ زمینی سطح پر سرگرم رہنے والی شخصیت ہیں۔ دیگلور کے قریب ہونے والے فسادات سے لے کر کولہاپور کے کسی گاؤں میں کسی مسلمان کے ساتھ ہونے والی ناانصافی تک، وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ فوری طور پر پہنچ جاتے ہیں۔ کبھی اکولہ، کبھی ممبئی اور کبھی اورنگ آباد میں پارٹی اور سماجی کاموں کے سلسلے میں ان کی مسلسل موجودگی اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ اپنی فکر اور مقصد کے لیے اپنا سب سے قیمتی وقت وقف کردیتے ہیں۔

یہ کتاب ہندی زبان میں شائع کی گئی ہے اور دراصل فاروق احمد کی مختلف تقاریر، مشاہدات اور فکری خیالات کا مجموعہ ہے، جسے ”پربدھ بھارت“ نے شائع کیا ہے۔ کتاب کی خاص بات یہ ہے کہ تقاریر میں وقت کی کمی کے باعث جو نکات مختصر رہ گئے تھے، انہیں حوالہ جات اور تفصیلات کے ساتھ اس کتاب میں شامل کیا گیا ہے۔ اسی لیے یہ کتاب محض خطابات کا مجموعہ نہیں بلکہ موجودہ ہندوستانی سیاست میں مسلمانوں کے کردار، مستقبل اور چیلنجز پر ایک سنجیدہ دستاویز بن گئی ہے۔ فاروق احمد کی تقاریر سننے کے ساتھ ان کی تحریر کو پڑھنے میں ایک الگ ہی انقلابی احساس پیدا ہوتا ہے۔ ان کے الفاظ میں صرف سیاسی گفتگو نہیں بلکہ زمینی سچائی، سماجی درد، فکری بے چینی اور مستقبل کی امید بھی محسوس ہوتی ہے۔ یہی وجہ تھی کہ تقریب کے دوران حاضرین بار بار تالیاں بجا کر اپنے جذبات کا اظہار کرتے رہے۔ تقریب کے اختتام پر شرکاء نے کتاب حاصل کی، مصنف سے ملاقات کی اور اس فکری کاوش کو بھرپور انداز میں سراہا۔ امبیڈکر بھون سے نکلتے ہوئے یہ احساس شدت سے موجود تھا کہ بعض کتابیں صرف پڑھی نہیں جاتیں بلکہ وہ سماج کے اندر سوال پیدا کرتی ہیں، سوچ کو بیدار کرتی ہیں اور آنے والے وقت کے لیے نئی راہیں متعین کرتی ہیں۔ ”مسلمانوں کا سیاسی ایجنڈا“ بھی ایسی ہی ایک کتاب ہے، جو زمینی سچائی، دل کی گہرائی اور اجتماعی فکر کے ساتھ لکھی گئی ہے۔

بھارت اور ایران کے درمیان دوطرفہ اور علاقائی مسائل پر بات چیت

نئی دہلی۔13 مئی۔ایم این این۔ وزارت خارجہ کے مطابق، وزارت خارجہ کے سکریٹری (مغربی) سبی جارج نے بدھ کو ایران کے نائب وزیرخارجہ برائے قانونی اور بین الاقوامی امور، کاظم غریب آبادی کا استقبال کیا۔ ایکس پر ایک پوسٹ میں، وزارت خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے کہا کہ حکام کے درمیان ہونے والی بات چیت ”دوطرفہ اور علاقائی مسائل بشمول حالیہ پیش رفت پر مرکوز رہی۔ بات چیت میں حالیہ ترقی اور خطے کی ترقی پر توجہ مرکوز کی گئی۔“ ایران کے ذرائع کے مطابق غریب آبادی کے برکس وزرائے خارجہ کے اجلاس میں شرکت کا امکان ہے جو کہ 14 سے 15 مئی تک دارالحکومت میں منعقد ہونا ہے۔ علاقائی سفارت کاری کو ایک اہم فروغ دیتے ہوئے، تہران نے تصدیق کی ہے کہ ایران کے وزیرخارجہ سید عباس عراقچی آئندہ برکس سربراہی اجلاس میں شرکت کے لیے ہندوستان کا سفر کریں گے، جو دونوں ممالک کے درمیان تعلقات کی مضبوطی کا ایک اہم لمحہ ہے۔ یہ تصدیق منگل کو انڈیا ٹوڈے گلوبل کے ساتھ ایک انٹرویو کے دوران سامنے آئی، جہاں ایرانی وزارت خارجہ کے ترجمان اسماعیل بگھائی نے اعلیٰ سطح کے دورے کی تفصیل بتائی۔ انہوں نے دونوں ممالک کی مضبوط کثیرالجہتی شراکت داری پر زور دیا، یہ نوٹ کرتے ہوئے کہ ایران اور ہندوستان دونوں برکس اور شنگھائی تعاون تنظیم کے رکن ہیں اور دونوں تنظیموں میں ”تعاون اور ہم آہنگی کی اچھی سطح“ ہے۔ بغائی نے مزید کہا کہ ”بیک وقت ملاقات ایران کے لیے اہمیت کی حامل ہے“ اور کہا کہ تہران ”اس تقریب میں شرکت کرنے والے دیگر وزراء کے ساتھ دوطرفہ ملاقاتوں کا منتظر ہے“، خاص طور پر ”ایک دوست ملک کے طور پر ہندوستان کے وزیرخارجہ“ کے ساتھ بات چیت کو اجاگر کرتے ہوئے۔ نئی دہلی بین الاقوامی تعلقات کا مرکزی نقطہ بننے کے لیے تیار ہے کیونکہ یہ 14 اور 15 مئی کو برکس وزرائے خارجہ کی میٹنگ کی میزبانی کررہا ہے۔ یہ اہم اجتماع ہندوستان کی 2026 کی صدارت کا سنگ بنیاد ہے، جو کہ نئے توسیع شدہ کثیرالجہتی اتحاد میں اس کی قیادت کو اجاگر کرتا ہے۔

ہندوستان کو توانائی کے تحفظ کے اہداف کو پورا کرنے کے لیے جوہری صلاحیت کو دس گنا بڑھانا ہوگا: رپورٹ

نئی دہلی۔13 مئی۔ایم این این۔ یو ایس انڈیا بزنس کونسل (یو ایس آئی بی سی) اور ہندوستان میں کے پی ایم جی نے ایک بڑی نئی رپورٹ جاری کی ہے جس میں ہندوستان کے جوہری توانائی کے پروگرام کی جارحانہ توسیع کا مطالبہ کیا گیا ہے، جس میں کہا گیا ہے کہ ملک کو اپنی توانائی کی حفاظت اور موسمیاتی اہداف کو پورا کرنے کے لیے 2047 تک نصب ایٹمی صلاحیت کو دس گنا سے زیادہ 100 گیگاواٹ تک لے جانا چاہیے۔ ایٹمز فار نیٹ-زیرو“ کے عنوان سے یہ رپورٹ جوہری توانائی کو ہندوستان کی طویل مدتی صنعتی ترقی کی حکمت عملی کے سنگ بنیاد کے طور پر رکھتی ہے، خاص طور پر ڈیٹا سینٹرز، مصنوعی ذہانت، مینوفیکچرنگ، گرین ہائیڈروجن کی پیداوار، اور بھاری صنعت سے بجلی کی مانگ میں اضافہ۔ نئی دہلی میں مشترکہ طور پر جاری ہونے والی یہ رپورٹ ایک ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب ہندوستان 2070 تک خالص صفر اخراج حاصل کرنے کے اپنے عزم کے ساتھ تیز رفتار اقتصادی توسیع کو متوازن کرنے کی کوشش کررہا ہے۔ مطالعہ کا استدلال ہے کہ صرف قابل تجدید توانائی ہی چوبیس گھنٹے بجلی کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے کافی نہیں ہوگی اور یہ کہ جوہری توانائی ”مضبوط، صاف طاقت“ اور مضبوطی فراہم کرنے کے لیے ضروری ہوگی۔ رپورٹ کے مرکز میں ری ایکٹر ٹیکنالوجی، ایندھن کی فراہمی، مینوفیکچرنگ، لائسنسنگ کے معیارات، اور پیلائی چین کی ترقی سمیت شعبوں میں امریکہ کے ساتھ گہرے تعاون کے ذریعے ہندوستان کے جوہری ماحولیاتی نظام کی مجوزہ تبدیلی ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ہندوستان نہ صرف ایک بڑی جوہری تعیناتی مارکیٹ کے طور پر ابھر سکتا ہے بلکہ ”عالمی جوہری مینوفیکچرنگ اور اختراعی مرکز“ کے طور پر بھی ابھر سکتا ہے۔ یہ رپورٹ شانتی ایکٹ 2025 کی منظوری کے بعد ہندوستان کے جوہری شعبے میں زبردست اصلاحات کے درمیان پہنچی ہے، جو قانون سازی جوہری توانائی کے پرانے قوانین کی جگہ لے لیتا ہے اور حساس ایندھن سائیکل اور حفاظتی افعال پر حکومتی کنٹرول کو برقرار رکھتے ہوئے جوہری توانائی کے منصوبوں میں نجی شعبے کی شرکت کا دروازہ کھولتا ہے۔ یو ایس آئی بی سی کے مینیجنگ ڈائریکٹر راہول شرما نے کہا کہ اصلاحات نے عزائم سے نفاذ کی طرف فیصلہ کن تبدیلی کی نشاندہی کی۔ شرما نے مشترکہ بیان میں کہا، ”جوہری توانائی کے لیے ہندوستان کا روڈ میپ واضح ہے 2032 تک 22 گیگا واٹ سے 2047 تک 100 گیگا واٹ تک۔ شانتی ایکٹ اور نیوکلیئر انرجی مشن کے ساتھ، ملک نے ادارہ جاتی اصلاحات کے ساتھ عزائم کو جوڑ دیا ہے۔ اب توجہ کو فیصلہ کن طور پر عملدرآمد، شراکت داری، اور بینک کے قابل ڈیلیوری ماڈلز پر منتقل ہونا چاہیے۔“ بھارت کے پاس اس وقت تقریباً 8.8 گیگا واٹ کی نصب شدہ جوہری صلاحیت ہے، جو کہ اس کے بجلی پیدا کرنے کے مجموعی مرکب کا ایک چھوٹا حصہ ہے۔ رپورٹ میں نوٹ کیا گیا ہے کہ ملک نے مالی سال 2024-25 میں 56000 ملین یونٹ سے زیادہ جوہری توانائی پیدا کی، جوہری پلانٹس گزشتہ پانچ سالوں میں مسلسل 80 فیصد سے زیادہ صلاحیت کے استعمال کی شرح پر کام کررہے ہیں۔ مطالعہ پر روشنی ڈالی گئی ہے کہ ہندوستان درآمد شدہ جیواشم ایندھن پر بہت زیادہ انحصار کرتا ہے، اپنی خام تیل کی ضروریات کا تقریباً 88 فیصد درآمد کرتا ہے اور اس کی قدرتی گیس کی تقریباً نصف مانگ ہے۔

مغربی رہنماؤں کے پاس وزیراعظم مودی سے سیکھنے کو بہت کچھ ہے

اوسلو۔13 مئی۔ایم این این۔ناروے کے سابق وزیر اور سفارت کار ایرک سولہیم نے وزیر اعظم کے دورہ ناروے سے قبل شائع ہونے والے ایک آرٹیکل میں بھارتی وزیراعظم شری نریندر مودی کو ”دنیا کا سب سے مقبول سیاست دان“ قرار دیتے ہوئے ان کی قیادت، اقتصادی ایجنڈے اور سبز ترقی پر توجہ دینے کی تعریف کی ہے۔ سولہیم نے لکھ

پردھان منتری فصل بیمہ یوجنا کے تحت سویابین فصل کے لیے

884.72 کروڑ روپے معاوضہ منظور؛ 499.60 کروڑ تقسیم

ناندیڑ،13 مئی:•• پردھان منتری فصل بیمہ یوجنا (PMFBY) کے تحت خریف سیزن 2025-26 میں سویابین فصل کے نقصان کے لیے ضلع ناندیڑ کے کسانوں کو مجموعی طور پر 72.884 کروڑ روپے معاوضہ منظور کیا گیا ہے۔ ضلع کے تمام 93 ریونیو منڈل اہل قرار دیے گئے ہیں اور 6 لاکھ 34 ہزار 623 کسان درخواست گزاروں کو اس اسکیم کا فائدہ حاصل ہوگا۔ تقریباً 37,879,44,4 ہیکٹر رقبہ بیمہ کے تحت محفوظ کیا گیا تھا۔ 7 مئی 2026 تک کی رپورٹ کے مطابق سویابین فصل کے لیے کل 72.884 کروڑ روپے معاوضہ طے کیا گیا ہے، جن میں سے 60.499 کروڑ روپے تقسیم کیے جا چکے ہیں جبکہ 11.385 کروڑ روپے ابھی باقی ہیں۔ بیمہ کمپنی کی تازہ معلومات کے مطابق سویابین، مونگ، اُڑد، تور اور خریف جوار جیسی فصلوں کے نقصان کے لیے مجموعی طور پر 67.888 کروڑ روپے منظور کیے گئے ہیں، جن میں سے 502 کروڑ روپے کسانوں کے بینک کھاتوں میں جمع کیے جا چکے ہیں۔ باقی رقم ریاستی حکومت کی جانب سے بیمہ کمپنی کو موصول ہوتے ہی فوری طور پر تقسیم کی جائے گی۔

•• وہ 13 ریونیو منڈل جہاں معاوضہ طے کرنے کا عمل جاری ہے:••

دِگراس (بُد)، کندھار، اِسلاپور، جل دھارا، مانڈوی، سندھگی (مو)، ماہور، سندھکھیڑ، وائی بازار، وانولا، بارڈ، دھانورا (بُد)، ناندیڑ (شہر)۔

وہ اہم ریونیو منڈل جہاں ریاستی حکومت کا حصہ زیرالتوا ہے:

مالیگاؤں (اردھاپور)، بھوکر، بھوسی، کینی، پلولی، کندلوواڑی، دیگلور، خاناپور، مرخیل، دھرم آباد، کرکھیلی، سرج کھوڑ، نویگھا، تلنی، تامسا، جولگاؤں، کُرولا، عثمان نگر، پھولول، بودھڈی، کنوٹ، عمری بازار، ساورگاؤں نصرت، شیوڈی (با)، سونکھیڑ، مدکھیر، امبولگا (بُد)، جامب، منکھید، منکرم آباد، بربڈا، گھنگرالہ، نرسی، ناندیڑ (دیہی)، تروڈا (بُد)، وسرنی، وشنوپوری، واجے گاؤں اور سندھی۔ 24 جون 2025 کے حکومتی فیصلے کے مطابق یہ اسکیم 12 اضلاع کے گروپ کے لیے منتخب بیمہ کمپنیوں کے ذریعے سال 2025-26 کے لیے 110:80 کپ و کیپ ماڈل کے تحت نافذ کی جا رہی ہے۔ اس میں نقصان کی ادائیگی کی ذمہ داری متعلقہ بیمہ کمپنی پر ہوگی۔ بیمہ کمپنیاں ایک سیزن میں ضلع گروپ میں جمع شدہ بیمہ قسط کی 110 فیصد رقم یا بیمہ شدہ کل رقم پر برن کاسٹ کے مطابق آنے والی قسط کی 110 فیصد رقم بی ان میں سے جو زیادہ ہوگی بی اتنی ذمہ داری قبول کریں گی، جبکہ اس سے زائد ذمہ داری ریاستی حکومت اٹھائے گی۔ اگر معاوضہ کی رقم کل جمع بیمہ قسط سے کم ہوگی تو بیمہ کمپنی زیادہ سے زیادہ 20 فیصد رقم اپنے پاس رکھے گی اور باقی رقم مقررہ وقت میں حکومت کو واپس کرے گی۔ اس حساب سے ضلع ناندیڑ میں نقصان کی رقم 110 فیصد سے زیادہ ہو چکی ہے، اور جیسے ہی ریاستی حکومت کی جانب سے بقیہ فنڈ بیمہ کمپنی کو موصول ہوگا، تمام اہل کسانوں کے بینک کھاتوں میں معاوضہ براہِ راست منتقل کر دیا جائے گا۔ ضلع سپرنٹنڈنٹ زرعی افسر وکھار کلسائت نے کسانوں سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنے بینک کھاتے اور آدھار لنک معلومات کو اپ ڈیٹ رکھیں تاکہ رقم کی بروقت ادائیگی ممکن ہو سکے۔

غیر قانونی طور پر اسلحہ رکھنے والے دو افراد گرفتاری خلاف مقدمہ درج

ناندیڑ ناندیڑ دیہی پولیس نے "آپریشن کریک ڈاؤن" کے تحت کارروائی کرتے ہوئے غیر قانونی طور پر اسلحہ رکھنے والے دو افراد کے خلاف مقدمہ درج کر کے انہیں گرفتار کر لیا۔ پولیس کے مطابق یہ کارروائی خفیہ اطلاع کی بنیاد پر انجام دی گئی۔ پہلی کارروائی 11 مئی 2026 کو رات 20:10 بجے آلو پیاز مارکیٹ، گاڈیگاؤں روڈ، ناندیڑ میں کی گئی، جبکہ دوسری کارروائی 12 مئی 2026 کو صبح 20:11 بجے وکھار مہامنڈل ایم آئی ڈی سی، ناندیڑ میں انجام دی گئی۔ اس معاملے میں اسلحہ ایکٹ 1959 کے تحت کرائم نمبر 538 / 2026 اور 539 / 2026 کے تحت دفعہ 4 / 25 کے مطابق مقدمات درج کیے گئے ہیں۔ گرفتار ملزمان کی شناخت شیخ کلیم عرف گورو (عمر 21 سال، پیشہ مزدوری، ساکن خود بینگر چوراہا، ناندیڑ) اور سید سلمان سید بابو میاں (عمر 25 سال، بے روزگار، ساکن ہڈکو، ناندیڑ) کے طور پر ہوئی ہے۔ پولیس نے دونوں ملزمان کے قبضے سے دو لوہے کے تیز دھار خنجر برآمد کر کے ضبط کیے ہیں، جو بغیر اجازت غیر قانونی طور پر رکھے گئے تھے۔ یہ کارروائی پولیس سپرنٹنڈنٹ اویناش کمار، ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ ارچنا پاٹل (بھوکر)، ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ سورج گرو اور ڈویژنل پولیس آفیسر پرشانت شندے کی رہنمائی میں انجام دی گئی۔ اس میں پولیس انسپکٹر اومکانت چنچولکر، سب انسپکٹر وینکٹ گراگے، گیانیشور گٹواڑ سمیت دیگر اہلکار شامل تھے۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ اویناش کمار نے اس کامیاب کارروائی پر پولیس افسران اور اہلکاروں کی تعریف کرتے ہوئے انہیں مبارکباد دی ہے۔

جوے کے اڈے پر چھاپہ، 25 ہزار روپے مالیت کے سامان سمیت چار ملزمان کو گرفتار

ناندیڑ:(ورق تازہ نیوز) ناندیڑ دیہی پولیس نے "آپریشن کریک ڈاؤن" کے تحت بڑی کارروائی کرتے ہوئے جوا کھیلنے والے اڈے پر چھاپہ مارا اور 25 ہزار 350 روپے مالیت کے سامان سمیت چار ملزمان کو گرفتار کر لیا۔

پولیس ذرائع کے مطابق، یہ کارروائی خفیہ اطلاع کی بنیاد پر کی گئی۔ اس معاملے میں پولیس اسٹیشن ناندیڑ دیہی میں جرم نمبر 537 / 2026 درج کرتے ہوئے مہاراشٹر جوا پابندی ایکٹ 1887 کی دفعہ 12 (اے) کے تحت مقدمہ قائم کیا گیا ہے۔ یہ کارروائی 11 مئی 2026 کو شام 30:6 بجے نیا کوٹھا، تعلقہ وضلع ناندیڑ کے ایک کھیت میں انجام دی گئی، جبکہ مقدمہ 12 مئی 2026 کو رات 53:12 بجے درج کیا گیا۔ یہ پوری کارروائی پولیس سپرنٹنڈنٹ جناب ابھینا ش کمار، ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ پولیس محترمہ ارچنا پاٹل (بھوکر)، اور ایڈیشنل پولیس سپرنٹنڈنٹ سورج گرو کے ساتھ ساتھ سب ڈویژنل پولیس آفیسر پرشانت شندے (ایتوارہ سب ڈویژن) کی رہنمائی میں انجام دی گئی۔ چھاپہ مار کارروائی میں پولیس انسپکٹر اومکانت چنچولکر، گنگادھر بھالیراؤ، ہیڈ کانسٹیبل چندرکانت پانچال اور پولیس کانسٹیبل دیگمبر ڈویفوڑے سمیت دیگر اہلکار شامل تھے۔ گرفتار ملزمان کی شناخت امول مدھوکر (33 سال)، دیوداس بلی رام واگھمارے (52 سال)، گووند کشور گولیر (65 سال) اور توشار وشوابھر گجبھارے کے طور پر ہوئی ہے، جو مختلف پیشوں سے وابستہ ہیں اور نیا کوٹھا و دھنیگاؤں کے رہائشی ہیں۔

پولیس نے ملزمان کے قبضے سے جوا کھیلنے کا سامان، نقد رقم اور دو موبائل فون ضبط کیے ہیں، جن کی مجموعی مالیت 25 ہزار 350 روپے بتائی جا رہی ہے۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ نے اس کامیاب کارروائی پر متعلقہ افسران اور عملے کی ستائش کرتے ہوئے انہیں مبارکباد دی ہے۔

مہاراشٹر لوک سیوا حق ایکٹ کی مؤثر عمل آوری کو یقینی بنائیں

درخواستوں کو مقررہ مدت میں نمٹانے کے لیے ضلع کلکٹر کی ہدایات

پربھنی، 13 /مئی (ورق تازہ نیوز): مہاراشٹر لوک سیوا حق ایکٹ 2015 کی مؤثر عمل آوری کے سلسلے میں ضلع کلکٹر سنجے سنگھ چوہان کی صدارت میں آج ضلع کلکٹر دفتر میں جائزہ میٹنگ منعقد ہوئی۔ اس میٹنگ میں مختلف محکموں کی کارکردگی کا تفصیلی جائزہ لیا گیا۔ میٹنگ کے دوران مہاراشٹر لوک سیوا حق ایکٹ 2015 کے تحت سال 2026-2027 کے دوران موصول ہونے والی درخواستوں، خدمات کی فراہمی اور زیر التوا معاملات کا محکمہ وار جائزہ لیا گیا۔ اس موقع پر ضلع کلکٹر سنجے سنگھ چوہان نے ہدایت دی کہ شہریوں کی جانب سے موصول ہونے والی درخواستوں کو فوری طور پر نمٹایا جائے۔ انہوں نے واضح کیا کہ شہریوں کو سرکاری خدمات مقررہ مدت میں فراہم کی جانی چاہئیں، اس کے لیے ہر افسر کو ذمہ داری کے ساتھ کام کرنا ہوگا۔ کسی بھی درخواست کو بلاوجہ زیر التوا نہ رکھا جائے اور خدمات کی فراہمی کے عمل میں تاخیر نہ ہونے دی جائے، اس بات کو یقینی بنایا جائے۔ متعلقہ محکموں کو اس سلسلے میں ضروری ہدایات بھی جاری کی گئیں۔ مختلف محکموں کے کام کاج کا جائزہ لیتے ہوئے ضلع کلکٹر مسٹر چوہان نے کہا کہ درخواستوں کو وقت پر نمٹانا انتظامیہ کی بنیادی ذمہ داری ہے۔ شہریوں کو شفاف، تیز رفتار اور مؤثر خدمات فراہم کرنے کے لیے تمام محکمے باہمی تال میل کے ساتھ کام کریں۔ اس موقع پر ضلع سپلائی آفیسر ولاس مسلے، محکمہ سماجی بہبود کے اسسٹنٹ کمشنر راجو ایڈکے، ضلع سپرنٹنڈنٹ لینڈ ریکارڈ پرتپ چودھری، لیبر آفیسر ٹی۔ ای۔ کراد، محکمہ اسکل ڈیولپمنٹ، روزگار وصنعت کے اسسٹنٹ کمشنر پرشانت کھندارے کے علاوہ مختلف محکموں کے افسران وملازمین موجود تھے۔

دوہرا بحران، دنیا کو خبردار رہنے کی ضرورت

کیا WhatsApp اور UPI بند ہو سکتے ہیں؟

ایران کے ممکنہ قدم سے عالمی تشویش میں اضافہ

تہران: گزشتہ چند ہفتوں سے ایران، امریکہ اور اسرائیل کے درمیان کشیدگی عروج پر رہی۔ تقریباً ڈیڑھ ماہ بعد جنگ بندی کا اعلان تو ہو گیا ہے، مگر آبنائے ہرمز کے حوالے سے تنازعہ بدستور جاری ہے۔ اسی دوران ایک بڑی خبر سامنے آئی ہے جس نے عالمی سطح پر تشویش پیدا کر دی ہے۔

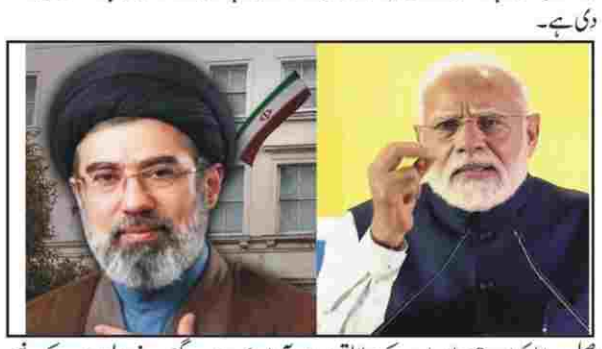

اصل معاملہ کیا ہے؟: اطلاعات کے مطابق ایران آبنائے ہرمز سے گزرنے والی سمندر کے نیچے بچھائی گئی انٹرنیٹ کیبلز پر "ڈیجیٹل ٹول" یا لائسنس فیس عائد کرنے پر غور کر رہا ہے۔ اس پیش رفت سے عالمی انٹرنیٹ نظام کو شدید خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔ ایرانی اسلامک ریولوشنری گارڈ کور سے منسلک ذرائع کے مطابق ایران اس اہم سمندری راستے پر کنٹرول حاصل کرنا چاہتا ہے، جو نہ صرف تیل کی ترسیل بلکہ عالمی ڈیٹا ٹریفک کے لیے بھی انتہائی حساس سمجھا جاتا ہے۔

بڑی ٹیک کمپنیوں پر دباؤ: رپورٹس کے مطابق Meta، Google، Amazon اور Microsoft جیسی عالمی کمپنیاں اگر اپنی فائبر آپٹک کیبلز ایران کی سمندری حدود سے گزارنا چاہیں تو انہیں سالانہ فیس ادا کرنا پڑ سکتی ہے۔ یہ کیبلز عالمی معیشت کی ریڑھ کی ہڈی ہیں، جن کے ذریعے روزانہ کھربوں ڈالر کے مالی لین دین ہوتے ہیں۔ ایران اس کو آمدنی کے ایک بڑے ذریعے کے طور پر دیکھ رہا ہے۔

عالمی انٹرنیٹ سروسز متاثر ہونے کا خدشہ: اگر ایران اس منصوبے پر عمل درآمد کرتا ہے تو دنیا بھر میں انٹرنیٹ کی رفتار متاثر ہو سکتی ہے۔ خاص طور پر آن لائن گیمنگ، ویڈیو اسٹریمنگ اور کلاؤڈ سروسز میں خلل آنے کا خدشہ ہے۔ اس کے علاوہ سروسز مہنگی بھی ہو سکتی ہیں۔

بھارت کے لیے تشویش ناک صورتحال: بھارت کے لیے یہ معاملہ خاص طور پر اہم ہے کیونکہ ملک کا تقریباً 60 فیصد انٹرنیٹ ڈیٹا مغربی ممالک سے جڑنے کے لیے اسی راستے سے گزرتا ہے۔ اگر اس راستے میں رکاوٹ پیدا ہوئی تو نہ صرف انٹرنیٹ سست ہو سکتا ہے بلکہ ڈیٹا کی پرائیویسی اور سکیورٹی پر بھی سوالات اٹھ سکتے ہیں۔

کیا WhatsApp اور UPI بند ہو سکتے ہیں؟: ماہرین کے مطابق مکمل بندش کا امکان کم ہے، لیکن سروسز متاثر ضرور ہو سکتی ہیں۔ خاص طور پر WhatsApp جیسے پلیٹ فارمز اور UPI جیسی ڈیجیٹل ادائیگی سروسز میں تاخیر یا تکنیکی مسائل پیش آ سکتے ہیں۔

نتیجہ: ایران کا یہ ممکنہ اقدام عالمی ڈیجیٹل نظام کے لیے ایک نئے بحران کی شکل اختیار کر سکتا ہے، جس کے اثرات براہِ راست عام صارفین تک پہنچ سکتے ہیں۔ دنیا بھر کی نظریں اب ایران کے اگلے قدم پر مرکوز ہیں۔

'ہندوستان خود فیصلہ کرے گا تیل کس ملک سے اور کس قیمت پر خریدے'، امریکی دباؤ پر روسی وزیر خارجہ کا ردعمل

نئی دہلی: روس کے وزیر خارجہ سرگئی لاوروف نے امریکہ اور مغربی ممالک کی جانب سے ہندوستان پر روسی تیل نہ خریدنے کے لیے دباؤ بڑھانے پر تنقید کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مغربی ممالک اپنی شرائط دوسرے ممالک پر مسلط کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور یہ طریقہ نوآبادیاتی سوچ کے مترادف ہے۔ 'آر ٹی انڈیا' کے ساتھ ایک انٹرویو میں لاوروف نے کہا کہ امریکہ اور اس کے اتحادیوں کا مقصد توانائی کی عالمی منڈی کو اپنے کنٹرول میں رکھنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مشرق وسطیٰ میں جاری بحران بھی اسی ذہنیت کی عکاسی کرتا ہے۔ لاوروف نے یہ بیان برکس ممالک کے وزرائے خارجہ کے اجلاس سے قبل دیا۔

ہجور صاحب ناندیڑ ریلوے اسٹیشن کے اطراف صفائی کا مسئلہ: ریلوے اور مقامی انتظامیہ کے درمیان رابطہ تیز

ناندیڑ: ہجور صاحب ناندیڑ ریلوے اسٹیشن کے اطراف صفائی کی خراب صورتحال سے متعلق حالیہ دنوں میں میڈیا میں شائع خبروں کا سنجیدگی سے نوٹس لیا گیا ہے۔ اسٹیشن کے داخلی و خارجی راستوں کے قریب پھیلے کچرے اور گندگی کے باعث مسافروں اور مقامی شہریوں کی جانب سے تشویش کا اظہار کیا گیا تھا، جسے ریلوے انتظامیہ نے اہمیت کے ساتھ لیا ہے۔ ناندیڑ ایک اہم شہری دروازہ ہونے کے ساتھ ساتھ ایک بڑا مذہبی مقام بھی ہے، اس لیے یہاں صفائی اور بہتر تاثر برقرار رکھنا اولین ترجیح ہے۔ ریلوے حکام نے وضاحت کی ہے کہ جہاں کچرا جمع ہو رہا ہے وہ علاقے ریلوے کی حدود میں نہیں آتے بلکہ مقامی بلدیاتی انتظامیہ کے دائرہ اختیار میں شامل ہیں۔ اس کے باوجود عوامی سہولت کے پیش نظر ریلوے افسران کی جانب سے متعلقہ میونسپل کارپوریشن کے ساتھ مسلسل رابطہ رکھا جا رہا ہے تاکہ فوری صفائی مہم چلائی جا سکے اور صفائی کا نظام برقرار رکھا جا سکے۔ ریلوے انتظامیہ نے اسٹیشن کے اطراف موجود ہوٹلوں، دکانوں اور کاروباری اداروں سے اپیل کی ہے کہ وہ کچرا ادھر اُدھر پھینکنے سے گریز کریں اور اس کی مناسب نکاسی کو یقینی بنائیں، تاکہ اسٹیشن کا ماحول صاف ستھرا رکھا جا سکے۔ چونکہ متاثرہ علاقے ریلوے حدود سے باہر ہیں، اس لیے کچرا پھینکنے والوں کے خلاف ریلوے کی جانب سے براہ راست جرمانہ عائد کرنا ممکن نہیں ہے۔ تاہم حالات کی بہتری کے لیے مقامی انتظامیہ کے ساتھ مسلسل فالواپ جاری ہے۔ ریلوے نے مسافروں اور شہریوں سے بھی اپیل کی ہے کہ وہ صفائی برقرار رکھنے میں تعاون کریں اور اسٹیشن کے اطراف کچرا نہ پھینکیں۔

آپریشن کریک ڈاؤن" کے تحت کارروائی

غیر ملکی شراب فروخت کے معاملے میں دو افراد گرفتار

ناندیڑ (مہاراشٹر) ناندیڑ رورل پولیس نے "آپریشن کریک ڈاؤن" کے تحت کارروائی کرتے ہوئے غیر قانونی طور پر غیر ملکی شراب فروخت کرنے والے دو افراد کو گرفتار کر لیا۔ پولیس نے ان کے قبضے سے 350,19,1 روپے مالیت کا مال بھی ضبط کیا۔ پولیس کے مطابق یہ کارروائی خفیہ اطلاع کی بنیاد پر 12 مئی 2026 کو دوپہر 10:1 بجے زرعی صنعت گیٹ کے قریب، چنداسنگ کارنر جانے والے راستے پر انجام دی گئی۔ اس کارروائی کے دوران پولیس نے 180 ایم ایل کی غیر ملکی شراب کی کل 198 بوتلیں اور ایک اسکوٹی ضبط کی۔ اس معاملے میں مہاراشٹر ممانعت شراب ایکٹ کے تحت جی۔ آر۔ نمبر 541 / 2026 کے تحت دفعات 65 (اے)، 65 (ای) اور 83 کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ گرفتار شدگان کی شناخت پلے سوامی گانڈ (41 سال) اور یادگور نارائن پرکو (46 سال) کے طور پر ہوئی ہے، جو کہ تلنگانہ ریاست کے رہائشی بتائے جاتے ہیں۔ یہ کارروائی پولیس سپرنٹنڈنٹ اویناش کمار، ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ ارچنا پاٹل (بھوکر)، ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ سورج گرو اور ڈویژنل پولیس آفیسر پرشانت شندے کی رہنمائی میں انجام دی گئی۔ اس میں پولیس انسپکٹر اومکانت چنچولکر، سب انسپکٹر وینکٹ گراگے سمیت دیگر اہلکار شامل تھے۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ اویناش کمار نے اس کامیاب کارروائی پر متعلقہ پولیس افسران اور اہلکاروں کی تعریف کرتے ہوئے انہیں مبارکباد دی ہے۔

'نیٹ' پیپر لیک معاملے: ممبئی یوتھ کانگریس کا زبردست احتجاج

جانچ کے لیے مشترکہ پارلیمانی کمیٹی (جے پی سی) تشکیل دی جائے، مرکزی وزیر تعلیم فوری استعفیٰ دیں

ممبئی: ملک کے نوجوانوں کے مستقبل کو تباہ کرنے والے 'نیٹ' پیپر لیک معاملے کے خلاف ممبئی یوتھ کانگریس کی ریاستی صدر زینت شبرین کی قیادت میں آج فورٹ علاقے میں واقع ریاستی سی ای ٹی سیل دفتر کے سامنے زبردست احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔ اس احتجاج میں سینکڑوں نوجوانوں نے شرکت کرتے ہوئے بی جے پی حکومت کے خلاف شدید نعرے بازی کی۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے ممبئی یوتھ کانگریس کی صدر زینت شبرین نے کہا کہ 'نیٹ' امتحان کا پرچہ لیک ہونے سے ملک بھر کے 24 لاکھ طلبہ اور ان کے والدین کے خواب چکنا چور ہو گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس سنگین معاملے کی اخلاقی ذمہ داری قبول کرتے ہوئے مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کو فوری استعفیٰ دینا چاہیے، ساتھ ہی متاثرہ طلبہ کو معاوضہ بھی دیا جانا چاہیے۔ زینت شبرین نے مزید کہا کہ 'نیٹ' پیپر لیک معاملے کی مکمل اور غیر جانبدارانہ جانچ کے لیے مشترکہ پارلیمانی کمیٹی (جے پی سی) تشکیل دی جانی چاہیے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ اس پورے پیپر لیک ریکیٹ کے پیچھے بی جے پی سے وابستہ افراد کا ایک منظم گٹھ جوڑ کام کر رہا ہے، جو غیر قانونی طریقوں سے طلبہ کے مستقبل سے کھلواڑ کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یوتھ کانگریس اس ناانصافی کے خلاف طلبہ کے ساتھ کھڑی ہے اور انہیں انصاف دلانے کے لیے جدوجہد جاری رکھے گی۔ انہوں نے یہ الزام بھی عائد کیا کہ جس افسر کے دورِ کار میں 2024 کی 'نیٹ' امتحان کا پرچہ لیک ہوا تھا، اسی شخص کو چھتیس گڑھ کے وزیر اعلیٰ کا پرنسپل ایڈوائزر مقرر کیا گیا ہے۔ زینت شبرین نے کہا کہ پیپر لیک گھوٹالے میں ملوث افراد کو بی جے پی حکومت بڑے عہدے دے کر نواز رہی ہے۔

بھارت اور روس اہم معدنیات کے معاہدے کے قریب

نئی دہلی۔ 13 رمئی۔ ایم این این۔ بھارت اور روس اہم معدنیات، خصوصاً لیتھیم اور نایاب ارضی عناصر، کے شعبے میں ایک اہم معاہدے کے قریب پہنچ گئے ہیں۔ اس مجوزہ معاہدے کا مقصد معدنیات کی تلاش، پراسیسنگ اور متعلقہ ٹیکنالوجی میں تعاون کو فروغ دینا ہے، جو بھارت کی توانائی سلامتی اور صنعتی ترقی کے لیے نہایت اہم تصور کیا جا رہا ہے۔ رپورٹس کے مطابق دونوں ممالک کے درمیان ابتدائی معاہدے پر آئندہ دو ماہ کے اندر دستخط کیے جا سکتے ہیں۔ اس معاہدے سے بھارتی کمپنیوں کو روس میں معدنی ذخائر کی تلاش اور ترقی کے نئے مواقع ملیں گے، جبکہ روس کو بھی ایک بڑے اور تیزی سے بڑھتے ہوئے بازار تک رسائی حاصل ہوگی۔ اہم معدنیات جدید معیشت کی بنیاد سمجھی جاتی ہیں۔ ان کا استعمال الیکٹرک وہیکلز، بیٹریوں، سیمی کنڈکٹرز، دفاعی نظام، قابل تجدید توانائی اور جدید الیکٹرانکس میں ہوتا ہے۔

ایندھن بحران: ایئر انڈیا نے اگست تک کے لیے 29 بین الاقوامی راستوں پر فلائٹس میں کی تخفیف

نئی دہلی: ایئر انڈیا ایئر لائنز نے 29 بین الاقوامی ہوائی راستوں پر اپنی پروازوں میں عارضی تبدیلی اور کمی کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ اس تعلق سے ایئر لائن نے 13 مئی کو اعلان کیا اور یہ بھی مطلع کیا کہ تبدیلیاں آئندہ ماہ، یعنی جون سے نافذ ہوں گی جو اگست تک جاری رہیں گی۔ پروازوں کے آپریشن میں تبدیلی اور کمی کے پیچھے مغربی ایشیا میں جاری تنازعہ کے سبب بعض علاقوں میں مسلسل فضائی حدود بند رہنا اور جیٹ فیول کی قیمتوں کا ریکارڈ سطح تک بڑھ جانا اہم وجہ بتایا گیا ہے۔ ایئر لائن نے کہا ہے کہ بحران والے حالات کی وجہ سے کئی بین الاقوامی روٹس پر پروازوں کا آپریشن تجارتی طور پر مشکل ہو گیا ہے۔ ایسے میں ان تبدیلیوں کا بنیادی مقصد نیٹ ورک کو زیادہ مستحکم بنانا اور مسافروں کو آخری وقت میں ہونے والی پریشانی سے بچانا ہے۔ تاہم ایئر انڈیا نے کہا ہے کہ ان کیوں کے باوجود ایئر لائن ہر ماہ 1200 سے زیادہ بین الاقوامی پروازیں چلاتی رہے گی۔ ایئر لائن کا نیٹ ورک 5 براعظموں تک پھیلا رہے گا، جس میں شمالی امریکہ کے لیے ہر ہفتے 33 پروازیں، یوروپ کے لیے 47 پروازیں، برطانیہ کے لیے 57 پروازیں، آسٹریلیا کے لیے 8 پروازیں، اور جنوب مشرقی ایشیا، دور دراز مشرق، سارک ممالک اور افریقی ملک ماریشس کے لیے ہر ہفتے 158 پروازیں شامل ہوں گی۔ ایئر انڈیا نے مطلع کیا کہ اس دوران جن مسافروں کی بکنگ منسوخ ہوگی یا کسی بھی طرح متاثر ہوگی، انہیں متبادل پروازوں میں ایڈجسٹ کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ تاریخ تبدیل کرنے کی مفت سہولت یا مکمل رقم واپسی کا اختیار بھی دیا جائے گا۔ مسافروں کی مدد کے لیے ایئر لائن کا کانٹیکٹ سینٹر اور ڈیجیٹل خدمات ہفتہ کے ساتوں دن اور چوبیسوں گھنٹے دستیاب رہیں گی۔

کن بین الاقوامی روٹس میں تبدیلی کی جائے گی

شمالی امریکہ: دہلی-شکاگو: پروازسروس عارضی طور پر بند رہے گی۔

دہلی-سان فرانسسکو: پروازیں ہفتہ وار 10 سے کم کر کے 7 کر دی جائیں گی۔ دہلی-ٹورنٹو: جولائی تک 10 سے کم کر کے ہفتہ وار 5 رہ جائیں گی، جبکہ اگست سے یہ دوبارہ روزانہ ہو جائیں گی۔

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد تقی *(*پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)

Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui

POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office:Near Masjid-e- Osman Gani Mohammadia colony, Mal Tekdi Road,NANDED - کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی